رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اُس مَہ سی اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فسُبحانَ الّذِی اَخزَی الاَعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر و پروپرائٹر عاجز قاسم علی

بخدمت خلافت ثانیہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

فاروق

قادیان

جلد اوّل | ۱۶ - دسمبر ۱۹۱۵ء مطابق ۸ - صفر ۱۳۳۴ھ یوم پنجشنبہ از قادیان دارالامان | نمبر ۱۱

احمدیہ جماعت کے عقائد

۱ - اللہ تعالیٰ ایک ہی - کوئی شخص اسکی ذات یا اسکی صفات یا اسکے اسماء یا اسکی عبادت میں نہ اسکا شریک ہی نہ شریک ہو سکتا ہی - ۲ - ملائکہ کا وجود برحق ہے - ۳ - خدا تعالےٰ قدیم سے اپنے بندوں کی ہدایت کیلئے ہر ملک اور ہر قوم میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے اور ہم سب نبیوں کی صداقت کے قائل ہیں - جن نبیوں یا کتب کا قرآن کریم میں ذکر ہے اُنپر فرداً فرداً اور جن کا ذکر نہیں اُنپر بحیثیت مجموعی ایمان رکھتے ہیں - ۴ - ہماری کتاب قرآن کریم اور ہمارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو خاتم النبیین ہیں - ۵ - الہام کا دروازہ ہمیشہ سی کھلا ہی اور ہمیشہ کھلا رہیگا - خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی جیسا وہ پہلے بولتا تھا اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہی اور کرتا رہے گا - ۶ - ہمارا ایمان ہی کہ قرآن کریم کا بیان کردہ مسئلہ تقدیر حق ہی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہی اور دعاؤں سے عظیم الشان امور حل ہو سکتے ہیں - ۷ - بعث بعد الموت کے ہم قائل ہیں اور ہمارا یقین ہی کہ دوزخ و جنت اپنی تمام کیفیات سمیت جو قرآن کریم و احادیث میں مذکور ہیں حق ہیں - اور یہ کہ حشر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفیع ہونگے - ۸ - ہمارا یقین ہی کہ جس شخص کی آمد کی انبیائے سابقین نے مختلف ناموں سی خبر دی تھی اور قرآن کریم نے سورۂ جمعہ میں وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ الخ میں جسکی آمد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بعثت ثانیہ فرمایا ہی اور جس کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح نبی اللہ اور مہدی رکھا ہی وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی ہیں اور آپکی سوا کوئی اور شخص مسیح موعود نہیں - ۹ - ہمارا یقین ہی کہ قرآن کریم ایک مکمل کتاب ہی جسکے بعد کسی اور نئی شریعت کی قیامت تک ضرورت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے کمالات کے جامع ہیں اور آپکے بعد کوئی شخص سوائے آپکی کامل اطاعت اور آپکی شاگردی کے اعلیٰ کمالات حاصل کرنے تو الگ رہی مومن بھی نہیں ہو سکتا - پس ہم ایسا تکی ہرگز قائل نہیں کہ اس امت کی اصلاح کیلئے کوئی شخص پچھلے نبیوں سی دوبارہ اِس دنیا میں بھیجا جائے کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ میں کمزوری ماننی پڑتی ہی - کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (نعوذ باللہ) اتنی طاقت نہیں کہ اپنی امت کی خود اصلاح کر سکیں اور دجالی فتنہ کو دور کر سکیں؟ پس کیا ضرورت ہی جو دوسرے نبی کو مدد کیلئے بلایا جائے - لہٰذا ہمارا یقین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی امت میں سے آپکی ہی فیض اور قوت قدسیہ کے اثر سی ایک شخص نبوت کا درجہ پا سکتا ہی اور آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو کوئی نئی کتاب لائی یا جس نے نبوت کا درجہ براہ راست بلا اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پایا ہو - نہ نیا نہ پرانا کیونکہ اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تامہ کاملہ کی ہتک ہی اور یہی ختم نبوت کے معنی ہیں اور یہی وجہ ہی کہ ایک طرف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمایا اور دوسری طرف آنیوالی مسیح کو نَبِیُّ اللّٰہ کہکر یاد فرمایا ہی جس کے مطابق ہمارا ایمان ہی کہ امت محمدیہ میں سی ایک شخص (مسیح موعود) نے اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں درجہ نبوت حاصل کیا ہی - ۱۰ - ہم معجزات انبیاء کے قائل ہیں جنکا اصل نام قرآن کریم کی محاورہ کے مطابق آیات اللہ ہی اور ہمارا ایمان ہی کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ اپنے جلال کے اظہار اور اپنے مرسلوں کی صداقت کے اثبات کیلئے اپنے رسولوں کے ہاتھ پر ایسے نشان دکھاتا ہی جو انسانی طاقت سی بالا ہوتے ہیں - ۱۱ - مثیل موسیٰ یعنے رسول کریم صلعم موسیٰ سی افضل اور مثیل مسیح یعنے مسیح موعودؑ مسیح سی افضل ہی - ۱۲ - مسیح موعود کے انکار کا وہی نتیجہ ہی جو دوسرے انبیاء کے انکار کا -

ہدایات

۱ - غیر احمدی کے پیچھے نماز قطعی حرام ہی - ۲ - غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا بھی درست نہیں - ۳ - غیر احمدی کو لڑکی کا رشتہ دینا بھی منع ہی - ۴ - خلیفہ وقت کی بیعت ضروری ہی - ۵ - ضروریات سلسلہ کیلئے حسب حیثیت چندہ دینا واجب ہی - ۶ - سلسلہ کا مرکز مدینۃ المسیح قادیان ہی -

الفاظ بیعت حضرت خلیفۂ ثانی

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۲ بار

میں آج محمود کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں اور اپنی تمام پچھلی گناہوں سی توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کی گناہ سی بچنے کی کوشش کرتا رہوں گا - شرک نہیں کرونگا - دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا - اسلام کی سب حکموں پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہوں گا - قرآن کریم اور احادیث کی پڑھنی پڑھانی یا سُننے میں کوشاں رہوں گا - تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا - جو نیک کام تم مجھے بتاؤ گی انمیں ہر طرح تمہارا فرمانبردار رہوں گا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا - اور حضرت مسیح موعود کی سب دعاوی پر ایمان رکھوں گا - اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ - ۳ بار - رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

رجسٹرڈ نمبر ۹۶۶ ... خریداروں کے نام ... جناب سیٹھ سلطان خاں صاحب ... جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب ... جناب ڈاکٹر ... صاحب ... اصحاب جو چندہ ادا کر چکے ہیں ... ایک روپیہ سالانہ ... ایک روپیہ ... ایک روپیہ ... ایک روپی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اوقات ریل

۲۶-۲۷-۲۸- دسمبر کو جلسہ ہوگا ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو جلسہ ہوگا

چونکہ سالانہ جلسہ قریب ہے اسلئے جلسہ پر آنیوالے احباب کیلئے اوقات ریل کے متعلق مختصر معلومات درج کئے جاتے ہیں:-

امرتسر تا بٹالہ قادیان پہونچنے کے لئے امرتسر یہونچکر گاڑی تبدیل کرنی پڑتی ہے کیونکہ قادیان سے قریب کا ریلوے اسٹیشن بٹالہ ہے۔ جو امرتسر پٹھان کوٹ کی ریلوے لائن پر واقع ہے امرتسر اور بٹالہ کے درمیان دو جگہ ریل ٹھہرتی ہے۔ امرتسر سے چلکر ویرکا پھر کتھونگل۔ پھر بٹالہ۔ امرتسر سے بٹالہ کیطرف تین ریلیں آتی اور تین جاتی ہیں۔ آنے والی گاڑیوں کے اوقات حسب ذیل ہیں (۱) روانگی از امرتسر صبح ۸ بجکر ۵۰ منٹ۔ رسید بٹالہ ۱۰ بجکر ۹ منٹ پر (یہ گاڑی ملتان سے ۳ بجکر ۵۵ منٹ پر بعد دوپہر چلکر ۱۰ بجکر ۲۰ منٹ لائل پور۔ اور ۶ بجکر ۴۰ منٹ پر صبح لاہور ۸ بجکر ۵۷ منٹ پر امرتسر۔ اور ۱۰ بجکر ۹ منٹ پر قبل دوپہر بٹالہ پہونچتی ہے۔ ملتان۔ لائلپور سے آنیوالے احباب کو راستہ میں کہیں اترنا نہیں پڑتا۔ ایک ہی ٹرین بٹالہ تک پہونچ جاویگی۔ (۲) روانگی از امرتسر ۱۱ بجکر ۵۳ منٹ پر رسید بٹالہ ۱ بجکر ۴ منٹ پر بوقت ظہر یہ گاڑی ۲ بجکر ۵۱ منٹ پر بوقت شب سیالکوٹ سے چلکر صبح ۶ بجکر ۱ منٹ پر وزیر آباد۔ ۷ بجکر ۳۷ منٹ پر گوجرانوالہ ۹ بجکر ۵۸ منٹ پر لاہور ۱۱ بجکر ۵۳ منٹ پر امرتسر ایک بجکر ۴ منٹ پر بوقت ظہر بٹالہ پہونچتی ہے۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ کی طرف سے آنے والے احباب کو راستہ میں کسی جگہ گاڑی بدلنی نہ پڑے گی۔ (۳) روانگی از امرتسر بوقت شب ۱۰ بجکر ۱۸ منٹ پر رسید بٹالہ گیارہ بجکر ۴۸ منٹ پر نیم شب + پہلے ٹرین کے مسافر ظہر تک دوسری کے عصر تک قادیان پہونچ جاتے ہیں اور تیسری ٹرین والے مسافروں کو رات سرائے میں رہکر۔ جو اسٹیشن سے بالکل ہی قریب ہے۔ صبح کو قادیان آنا چاہیئے۔ سرائے میں قیام کا انتظام منجانب استقبالہ کمیٹی کیا گیا ہے۔

بٹالہ سے قادیان قریباً گیارہ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ قادیان اور بٹالہ کے درمیان کچی سڑک ہے جسپر یکہ بکثرت چلتی ہے۔ ایک یکہ بالعموم تین یا چار سواریاں بیٹھتی ہیں۔ معمولی کرایہ فی سواری ایام جلسہ میں ۱۲ تک ہوتا ہے۔ جو اصحاب ۱۱ میل کا سفر کر سکتے ہوں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنا بستر وغیرہ بیل گاڑی (یعنی گڈا) پر رکھدیں اور خود پیدل چلے آویں گڈوں کا انتظام منجانب منتظمان

استقبالہ کمیٹی جلسہ پر آنیوالے دوستوں کے استقبال کیلئے چند آدمی مقرر کئے گئے ہیں۔ جو اسٹیشن بٹالہ پر موجود رہینگے۔ جو دوست اپنا اسباب گڈوں پر لدوانا چاہیں انکو چاہیئے کہ اسباب بستر وغیرہ پر ایک چٹ کاغذ کی چسپاں کر کے لادیں۔ جسپر مالک اسباب کا نام معہ سکونت لکھا ہوا ہو۔ اور پھر وہ اسباب استقبالہ کمیٹی کے ممبروں کے سپرد کر دیں تاکہ وہ گڈوں پر لدوا کر قادیان پہونچا دیں۔ اس کیلئے کوئی کرایہ وغیرہ صاحب اسباب کو نہیں دینا ہوگا۔

پشاور کیطرف سے امرتسر آنیوالی گاڑیاں

نام اسٹیشن	پنجاب محکمہ کلکتہ میل		پنجاب بمبئی میل		تیز پسنجر		پسنجر	
	بجے	منٹ	بجے	منٹ	بجے	منٹ	بجے	منٹ
پشاور	۱۱ شب	۱۹	۸ صبح	۴۸	۱۲ ظہر	۵۵		
نوشہرہ	۱۲ شب	۵۱	۹ دن	۴۲	۳ بعد دوپہر	۳		
کیمل پور	۲ شب	۴۶	۱۱ دن	۷	۵ شام			
راولپنڈی	۷ صبح	۰	۲ ظہر	۳۲	۹ شب	۵۹	۷ صبح	۴۰
جہلم	۱۰ دن	۱۴	۴ عصر	۱۳	۱ شب	۷	۱۲ دوپہر	۸
لالہ موسے	۱۱ دن	۱۱	۵ شام	۵	۳ شب	۵۲	۲ بعد دوپہر	۱۰
گجرات	۱۱ دن	۳۸	۵ مغرب	۲۵	۳ تہجد	۲۶	۲ بعد دوپہر	۴۲
وزیر آباد	۱۲ دوپہر	۸	۵ بعد شام	۴۹	۳ شب		۳ بعد دوپہر	۱۹
گوجرانوالہ	۱۲ دوپہر	۴۴	۶ شب	۱۰	۴ شب	۵۰	۴ عصر	۱۶
لاہور	۳ بعد دوپہر	۳۰	۶ شب	۵	۷ صبح	۴۰	۶ بعد شام	۵۰
امرتسر	۳ بعد دوپہر	۲۶	۹ شب	۱	۸ صبح	۴۱	۸ شب	۲۵

دہلی کیطرف سے امرتسر آنیوالی گاڑیاں

نام اسٹیشن	کلکتہ میل		بمبئی میل		تیز گاڑی		پسنجر	
	بجے	منٹ	بجے	منٹ	بجے	منٹ	بجے	منٹ
دہلی	۱۱ شب	۵۰	۹ شب	۳۰	۷ صبح	۲۲	۰	۰
غازی آباد	۱۲ شب	۲۹	۱۰ شب	۷	۸ دن	۴	۰	۰
میرٹھ شہر	۱ شب	۱۹	۱۰ شب	۵۷	۹ دن	۹	۰	۰
مظفر نگر	۲ شب	۳۰	۱۲ شب	۷	۱۰ دن	۲۶	۰	۰
سہارنپور	۳ شب	۵۰	۱ شب	۲۴	۱۱ دوپہر	۵۴	۷ شب	۱۲
انبالہ شہر	۶ صبح	۶	۳ تہجد	۱۶	۲ ظہر	۹	۱۰ شب	۲
راجپورہ	۶ صبح	۳۶	۳ تہجد	۴۸	۲ بعد ظہر	۴۱	۱۰ شب	۴۰
لدھانہ	۸ دن	۵	۵ صبح	۳۵	۴ عصر	۴۵	۱ شب	۳۰
پھلور	۸ صبح	۲۴	۵ صبح	۳۵	۵ شام	۹	۱ شب	۵۰
جالندہر	۹ دن	۱۶	۶ صبح	۳۰	۶ بعد شام	۱۴	۳ تہجد	۱۸
امرتسر	۱۰ دن	۳۴	۷ صبح	۵۵	۷ شب	۵۲	۵ صبح	۴۱

نوٹ۔ ساری ریلیں اخبار میں درج نہیں ہو سکتیں۔ مختصر طور پر چند ضروری لکھی گئی ہیں۔ اس سے زیادہ ضرورت کیلئے احباب دفتر فاروق میں آکر ریل کی کتاب دیکھ سکتے ہیں۔ یا ایڈیٹر فاروق سے دریافت کر سکتے ہیں۔ (۲) جہلم اور گجرات سے آنیوالے احباب کیلئے تیز پسنجر راولپنڈی سے جو گاڑی صبح ۷ بجکر ۴۰ منٹ پر چلتی ہے آرام دہ ہوگی مگر رات ان کو بٹالہ ٹھہرنا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۵ء

ہمارے اور غیر مبائعین میں متنازعہ فیہا مسائل کا فیصلہ

*

ذیل میں ہم مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کا وہ خطبہ جمعہ الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء سے نقل کرتے ہیں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ پر ہمیں ویسا ہی ایمان لانا چاہیئے جیسا کہ دیگر انبیاء علیہم السلام پر۔ ہم سے آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ الآیہ میں چاہا گیا ہے اور پھر اس میں ان نادانوں کا جواب بھی ہے جو حضرت اقدسؑ کے الہامات و تعلیمات پر احادیث کو بلکہ اپنے اجتہادات کو قاضی ٹھہراتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ خطبہ جسپر حضرت مسیح موعودؑ کی تصدیق بھی درج ہے۔ مومنین کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا اور منکرین ضالین پر اتمام حجت کرکے انھیں ہمیشہ کے لئے ساکت کردے گا ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق کردیں کہتے ہیں کہ بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اسکے اندر اندر ایک راہ بنالیں۔ وہ یقیناً کافر ہیں :۔ اللہ جل شانہ کے ماننے کے بعد رسولوں پر ایمان لانے کا مسئلہ درحقیقت ایک نازک مسئلہ ہے اس مسئلہ کے سمجھنے میں بڑی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں اس لئے کہ یہ مسئلہ بھی ایمانیات کی قسم سے ہے اور وہی مشکلات اس کے چاروں طرف محیط ہیں جو مسئلہ الوہیت اور ملائکہ اور کتب پر ایمان لانے کی نسبت ہیں اور علاوہ برآں رسول کا جنس انسان سے ہونا ان مشکلات کی تاریکی کو اور بھی زیادہ ترقی دینے کا موجب ہوا۔ رسول کی جامع تعریف کیا ہے اسکی شناخت کی علامات کیا ہیں پھر اُسپر کس درجہ کا ایمان چاہیئے۔ اسکے اقوال و افعال یعنی اسکی سنت کی اتباع میں کس حد تک رنگین ہونا چاہیئے۔ غرض کیونکر ہمیں سرتاپا کھوئے جائیں یہ باتیں ہیں جن کا حل کسی زمانہ میں بہت آسانی سے نہیں ہوا اور توقع کے موافق گرد و غبار سے مطلع صاف نہیں ہوا درحقیقت آفتاب صداقت یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد عادتاً اس ضروری اور اہم مسئلہ کی راہ میں بیشمار روکیں پیدا ہوئیں۔ اور یہ فیج اعوج نے تو بکڑی کیطرح اس کے اردگرد جالوں کے انبار تن دیئے اور آخر بجز رسم اور عادات کی پیروی اور افراط تفریط کے اور کچھ نہ رہا۔ الا ماشاء اللہ۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمیں ان امور کی نسبت نہ تو کوئی اضطراب ہے اور نہ حیرت مذموم لاحق ہے۔ زمانہ کے سیکڑوں چکروں اور صدیوں کے انتظاروں کے بعد خدا تعالیٰ نے ہمارے زمانہ میں **نبوت اور رسالت کے منہاج پر ایک سلسلہ کھڑا کیا ہے جس نے رسالت اور نبوت کو بڑی صفائی سے ہم پر منکشف کردیا ہے**۔ اور رسالت کا چہرہ جو صدیوں کے شکوک و وساوس کے بادلوں میں چھپ گیا تھا۔ اصلی روشنی کے ساتھ ہم پر جلوہ گر کیا گیا ہے۔ اس مبارک ظل نے نہ صرف ایک اصل کو بلکہ ساری نبوتوں اور رسالتوں کو نئے سرے زندہ کردیا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان اور خاص فضل ہم پر ہے کہ ہمیں خیالی اور قیاسی باتوں سے دل بہلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ہم میں خاص اسی رنگ اور اسی نمونہ پر ایک فرستادہ ربانی اور مرسل یزدانی موجود ہے۔ اس مبارک انسان کے وجود نے اپنے فعل اور قول اور علامات صدق سے وہ ساری راہیں صاف کردی ہیں جو مدتوں مسدود رہیں اور کسی رہرو کا نقش پا ان پگڈنڈیوں پر نہ ملتا تھا اور ہم نے اسی شرح صدر اور ذوق سے انہی دلائل اور رنگ سے انہی علامات صدق سے پہچانا جنکے وسیلہ سے صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے نور محمدی کو (علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات) پہچانا۔ قسم اس خدائے ذوالجلال کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے میں ہر وقت اس مصفا آئینہ میں تمام نبیوں اور مرسلوں اور اہل اللہ کا صاف صاف چہرہ دیکھتا ہوں۔ للہ الحمد

الغرض اسوقت خدا کے فضل سے حضرت مرسل اللہ مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ہمارا بوجھ بہت ہلکا ہوگیا ہے اور ہمیں بڑی آسانی سے پتہ مل گیا ہے کہ خدا کے فرستادے کیسے ہوتے تھے اور کن علامات سے وہ شناخت کئے جاتے تھے مبارک ہو اس آنیوالے کو جس نے تمام آچکے ہوؤں کی لاج رکھ لی اور دین حق کو جو افسانوں کے رنگ میں ہو چکا تھا پھر اپنے انفاس مسیحی سے بحال کیا اور مبارک ہو اس قوم کو جنکو اس پُرآشوب وقت میں عنایت ازلی کا بدرقہ سیدھا قادیان کے دارالاماں میں لے آیا اور ان کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں دے دیا

اب بڑی بات جسپر میں اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کس درجہ کا ایمان ہمیں اس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت رکھنا چاہیئے۔ میں صاف صاف کہتا ہوں اور بصیرت اور شرح صدر سے کہتا ہوں کہ اسی قسم کا ایمان جو اس امام کے متبوع و مقتدا (صلے اللہ علیہ وسلم) کی نسبت چاہا گیا ہے جبکہ یہ مرسل اللہ اسی رنگ اور اسی منہاج اور اسی قدم پر ہے۔ اس لئے کہ اُسی ایمان کو انہی طاقتوں اور معجزوں کے ساتھ ثریا سے اُتارنے کے لئے آیا ہے جو قرآن کریم نے دُنیا کو بخشا تھا غرض جبکہ چشمہ ایک ہی ہے اور آقا اور غلام دونو ایک ہی مقصد کے پُورا کرنے کو یکساں ہتھیار لے کر آئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مرسلان الٰہی میں تفریق روا رکھی جائے۔ بخدائے عظیم مجھے تو ذرا بھی تردد نہیں اس بات کے کہنے میں کہ اسوقت مفرق بھی وہی لوگ ہیں جو بعض کو مانتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ اب اس بات کی تشریح اور صفائی کے لئے کہ وہ کیسا ایمان ہونا چاہیئے یا وہ کیسا ایمان تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت قوم سے طلب کیا گیا۔ میں قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتا ہوں اسمیں ہماری جماعت کو ہمیشہ غور کرنا چاہیئے اور چاہیئے کہ کبھی اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمانوں پر مطمئن نہوں اور نہ کید نفس سے ایمن ہوں اور وساوس کے ورطہ میں مبتلا ہو جانے سے ہرگز تنڈر نہوں جبتک دامان دل میں اس جنس کے ایمان کا موتی ڈال نہ لیں جو اس آیت سے سمجھ میں آتا ہے اور وہ آیت یہ ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ط یعنی تیرے رب کی قسم وہ مومن نہیں ہونگے جبتک تجھے اپنے تمام جھگڑے کی باتوں حکم نہ بنائیں۔ پھر اس کے بعد یہ کریں کہ تیرے فیصلہ سے کوئی اٹک اپنے دلوں میں نہ پائیں اور اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ ××× اس آیت میں ایمان بالرسول کے لئے یہ شرط لگادی گئی ہے کہ ہر اختلاف باہمی کے وقت رسول حکم ہو اس کا فیصلہ ناطق اور قطعی ہو۔ اس کے فیصلہ پر زبانیں ہی نہیں دل بھی شرح و ذوق سے راضی ہو جائیں اور بالآخر اس کے موافق عملدرآمد کر کے بھی دکھائیں۔ ××××××××

سچی بات یہ ہے کہ مامورین و مرسلین ایسے قوی لیکر آتے ہیں جنھیں پر علم پر قدرت اور پر حکمت ہاتھ نے پیش بہا دو ارادوں کے پورا کرنے کے لئے شروع ہی میں خصوصیت اور امتیاز کی ترکیب دی ہوتی ہے بجز اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کے اشتراک اور بیرونی مشابہت کے اور انکی بات عام مخلوق سے ملتی نہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں۔ یا یوں کہو کہ ایسی کوئی قوت رکھی ہی نہیں جاتی۔ جس سے ایسی حرکات لامحالہ سرزد ہوں جو قوم کی تباہی کی موجب ہوں اور عملاً بھی اسکے ثبوت وقوع میں آچکے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب میں جس نے اخلاق کے علوم کو زندہ کرنے کا ذمہ اٹھایا ہے۔ یہ بات جو بظاہر بڑے تحکم کی بات ہے کبھی درج نہوتی۔ اور یہ درحقیقت خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ مخلوق کو لا انتہا سرگردانیوں اور سردردیوں سے مخلصی دلادی اور انھیں ایک انسان کے ماتحت کر دیا ؎

اس بڑے بھاری مرحلہ کے طے کرنے کے بعد اب میں اصل بات کیطرف آتا ہوں۔ میری اصل غرض یہ ہے کہ ہماری جماعت کو حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پاک پر بھی ویسا ہی ایمان رکھنا چاہیئے جیسے کہ قرآن شریف کی آیۃ شریفہ کا مفہوم ہے جو میں بیان کر چکا ہوں اگر اس ایمان میں کچھ بھی کسر رہ جائے گی اور دل کے کسی کونے میں کوئی تردد اور وسوسہ رہ جائے گا۔ تو یاد رکھو کہ اتنا ہی نفاق کے برص کا داغ ہوگا۔ جو یا تو اسی دنیا میں پھیل کر سارے قلب کے اندام پر محیط ہو جاوے گا۔ یا اس کا بدنتیجہ آخرت کی نابینائی ہوگی اگر اس امر کے لئے کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو۔ جب بھی مامور و مرسل ہونا اس کے لئے کافی دلیل ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے۔ کہ یہی آیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوئی۔ جس سے خدا کا منشا ہے جو ایمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر مطلوب ہے وہی یہاں بھی مطلوب ہے میں اپنی فراست سے دیکھتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے اس الہام میں بہت سی حکمتیں ودیعت کی ہیں۔ اور خاص غرض سے یہ اپنا کلام اپنے بندہ کے منہ میں ڈالا۔ منجملہ انکے ایک یہ بھی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اسکے علم میں تھا۔ کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہونگے جنکے قلوب میں ایسے عظیم الشان انسان کی نسبت دغدغے اور وسوسے پڑینگے اور انکے نزدیک ایسا ایمان اپنے اجتہاد اور علم اور عقل کی قربانی کرنی ہوگی ×××××× اور اجتہادوں اور دانشوں اور فہموں کو خیرباد کہکر اُن سادہ اور پاک صحابیوں کی طرح آپکے پیچھے نہ ہو لینگے جبتک مومن ہی نہونگے اور کبھی ان برکتوں کے وارث نہونگے جو ایسا ایمان رکھنے والے اصحاب کو ملیں غور کرو۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کا مصداق جب مسیح کی جماعت کو ٹھہرایا گیا تو صحابہ کا سا ایمان انسی کیوں مطلوب نہ ہوگا ضروری ہے کہ ہمارا ایمان حضرت مسیح موعودؑ کے اقوال و اعمال و افعال کی نسبت ویسا ہی ہو جیسا ہم پر فرض ڈالا گیا ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر رکھیں۔ اس لئے کہ وہ برکات جو صحابہ کو ملیں وہی ہم سے وعدہ کیا گیا ہے ××× غرض اسوقت بھی اسی قسم کے ایمان کے دواعی موجود ہیں بلکہ بدرجہا زیادہ ہیں جو عرب میں موجود تھے۔ اگر اس ایمان میں ضعف اور کمی رہگئی تو وہ برکات کبھی ملنے کے ہی نہیں۔ مگر میں بصیرت سے ایمان رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے مسیح کیلئے بھی ایسی جماعت تیار کرے گا جنکا ایمان صحابہ کے ایمان کے ہم تلہ ہوگا۔ اس لئے کہ ضرور ہے کہ وہ برکتیں پھر نازل ہوں جو پہلے نازل ہوئیں۔ اور اس لئے کہ رسالت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ) پھر دنیا میں اپنی پہلی آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہو۔

کہتے دلی رنج اور افسوس کے ساتھ بعض خط پڑھے ہیں جنسے ایک قابل افسوس تنازع کی خبر ملی جو بعض ناواقف اور جلد باز اور ناتجربہ کار لوگوں کی طرف سے برپا ہوا۔ بعض غلط کاروں نے ناواجب جوش کی تاب مقاومت نہ لاکر منہ سے کہہ دیا کہ ہم یا بند نہیں کہ امام کی ساری باتوں کو مانیں ہم خود دیکھ لینگے کہ اگر امام کی بات قرآن و حدیث کے موافق ہوگی تو مان لینگے ورنہ اسکی طرف التفات نکرینگے میں خوب جانتا ہوں کہ یہ مرض ان لوگوں میں ہے جو بدقسمتی سے چار حرف پڑھ گئے ہیں۔ ×××× افسوس یہ سوء ادب ایسا ہے کہ اسکے سننے سے عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے کاش وہ حقیقت بیعت میں غور کرتے اور پھر سوچتے کہ انھوں نے باوجود بیع کے پھر اپنا بیچا لیا ہے۔ یہ استکبار و انانیت جو ایک ہی بربادی بخش متاع ہے جس کا بیچ ڈالنا اور گھر کے صندوق سے جلدی نکال ڈالنا از بس ضروری تھا۔ یہ تو انھوں نے سنبھالکر اور اطلس کے غلافوں میں لپیٹ کر اپنے اپنے صندوقوں میں رکھ لی پھر میں پوچھتا ہوں انھوں نے بیعت کیا کی۔ وہ تو آخر کار اپنے اوپر ایمان لانے والے یا یوں کہو کہ اپنے ہی اجتہاد اور حدیث دانی اور قرآن دانی پر ایمان لانیوالے نکلے وہ حضرت حکم اللہ پر ایمان کیا لائے وہ تو اس حکم کے بھی حکم بن بیٹھے۔ کیونکہ جب امام حکم کیطرف سے کوئی مسئلہ قرآن و حدیث سے استنباط ہو کر شائع ہوگا اسکے بعد انکی ڈیوٹی ہوگی کہ وہ اپنے علوم اور اجتہاد کی قوتوں کو جو شائد کہیں کہیں چلی گئی ہوں جمع کریں اور خوب غور کریں کہ امام صاحب کا یہ استنباط صحیح ہے یا واہی ہے پھر اگر انکی استنباط و اجتہاد کی میزان میں پورا اُترا تو قبول ورنہ مردود۔ اللہ اکبر سوچو اور خدا کے لئے غور کرو۔ یہ کتنا بڑا بول ہے۔ کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا۔ خدا تعالیٰ کا موعود حکم اسی لئے تو آیا اور ایسے وقت میں آیا کہ تمہارے مغز خدا کی باتوں کو سمجھنے کے لائق نہ رہے تھے اور تمہیں ہر نیک بات کے سمجھنے میں ٹھوکریں لگنی شروع ہوگئی تھیں ورنہ لفظ حکم کی اور حقیقت کیا ہے جب اسکے آنے پر بھی وہی سردردی ہمیں رہی کہ ہمارے اجتہاد اور استنباط کی مشینیں بھی ویسی ہی دنرات چلتی رہیں بلکہ پہلے سے بھی زیادہ۔ اس لئے کہ حضرت امام کے منہ سے آئے دن ایک نئی بات اور اچھوتی بات نکلتی ہے جو بظاہر قرآن و حدیث کے خلاف معلوم ہوتی ہے اور درحقیقت ایک نازک اور دقیق استنباط ہوتا ہے اور ہمیں یہ مصیبت پڑ گئی کہ ہم اپنی اپنی جگہ اسکو پرکھتے رہیں کہ آیا امام کا یہ استنباط صحیح ہے یا نادرست اور تحریف اور تسویل ہے تو بتاؤ کہ ہم تو اس امام حکم کے آنے پر وبال اور نکال میں پڑ گئے ہمارا کام تو اتنا بڑھ گیا کہ خدا کی پناہ۔ یہ ہمارے لئے رحمت اور فضل کیا آیا۔ ہم پر تو زحمت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ یہی باتیں تو وہ لوگ کہتے ہیں جو اس نور سے مستفیض ہو سکے۔ وہ بھی تو یہی کہتے اور اپنے تئیں اس کہنے میں حق پر سمجھتے ہیں کہ ہم اس شخص (مسیح موعود) کی باتوں کو کیونکر قبول کریں جبتک قرآن و حدیث کے موافق نہ پائیں اور درحقیقت یہ وہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شبہ ہے جو یہودیوں اور نصرانیوں نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا وہ بھی یہی کہتے تھے کہ توریت اور انجیل کے نصوص کے برخلاف اُس شخص کا وجود اور اعمال ہیں پھر ہم اسے کیونکر قبول کریں ×××××× آہ! اسوقت مجھے کتنا درد ہے کہ لوگ ہنوز اس خدائی نعمت سے کم واقف ہوئے ہیں۔ آہ! اس فضل خداوندی کا کتنا کفران کیا گیا ہے۔ میرا دل درد میں اور میری روح جوش میں ہے کہ میں کہاں سے وہ الفاظ لاؤں جو لوگوں کو یقین دلا سکوں کہ یہ وہی نور ہے جو شروع میں کل نبیوں کی زبان سے اور آخر میں خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے وعدہ دیا گیا تھا۔ یہ یقیناً وہی ہے جسپر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا۔ اے میری قوم چھوڑ مکذبوں اور متکبروں اور خدا کی سنن انبیاء سے جاہل لوگوں کو جو چھوڑ دے انھیں کہ ان کا تکبر اور انکی بدزبانی اور کفران نعمت اور انکی کور باطنی اپنا رنگ لاوے تو اُٹھ اور اسکی قدر کر جو حق قدر کرنیکا ہے تو اپنے پاک ایمان اور قوی عرفان کے ساتھ اسکی ذات پاک کی نسبت اپنے اقوال اور افعال سے وہی نمونے دکھا جو صحابہ نے دکھائے تو کہ تو ان تمام نعمتوں کی وارث ہو جو انھیں ملیں ؛

نا عاقبت اندیش جلد بازوں اور شکوک کے ورطوں میں غوطہ کھانے والو نسے نیز اکیا کام۔ تجھے وہ ایمان مبارک ہو جو خدا کی حکیم کتاب کی اس آیت نے حضور سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اور پھر خدا تعالیٰ کے الہام نے اس آیت کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت تقاضا فرمایا ہے۔ میں اسوقت حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر میں غلو کر رہا ہوں۔ اور میری زبان حق کے بیان کرنے میں کجی اور ناانصافی کیطرف جاری ہے تو میرے بیان کی اسوقت اصلاح کر دیں اور سامعین خطبہ پر اسوقت کھول دیں کہ مینے غلط بیان کیا ہے مگر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ میں حق بیان کر رہا ہوں۔ میری روح امام کے علوم سے سرشار ہو کر یہ پاک ندیاں بہا رہی ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ میں اسوقت خود حضرت امام علیہ السلام کی زبان ہوں اور آخر میں میں حضرت امام سے جسے مینے اپنے والد سے بھی زیادہ رحیم کریم پایا ہے بمنت عرض کرتا ہوں کہ وہ نماز میں رکوع و سجود کے اندر میرے لئے اور میرے مخلص احباب کیلئے خصوصاً اور ہماری جماعت کے لئے عموماً دعا کریں کہ موت تک ہماری زبان اور ہمارا دل اس ایمان پر متفق رہیں۔ اور ہماری زندگی ہمارا مرنا اور ہمارا جی اُٹھنا آپکے ساتھ ہو۔ آمین ؛

تنبیہ مینے اس خطبہ کو دوبارہ اپنے قلم سے لکھا ہے میری روح میں بڑا جوش پیدا ہوا کہ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میرے یہ دل کی باتیں قبول کا شرف پائینگی ×××× تحدیث بالنعمت کے طور پر میں یہ بھی لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعد نماز جمعہ کے حضرت اقدس سے کچھ عرض کرنے کے لئے اندر گیا۔ بعد ادھر اُدھر کے ذکر کے اپنے خطبہ کی نسبت آپ سے پوچھا۔ فرمایا "یہ بالکل میرا مذہب ہے جو آپنے بیان کیا" اور فرمایا "یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ آپ معارف الٰہیہ کے بیان میں بلند چٹان پر قائم ہو گئے ہیں" اور بھی اسی قسم کے جملے فرمائے۔ وذالک فضل اللہ الخ

مختصر نوٹ

دنیا کے بہادر

جب زرکسیز (ایرانی شہنشاہ خسرو) نے تیس لاکھ فوج لے کر یونان پر چڑھائی کی۔ تو اس کے مقابلہ میں لیونیڈاس صرف تین سو جوان لے کر درہ تھرماپلی پر کھڑا ہو گیا درہ کا راستہ تنگ تھا۔ اس لئے ایک ہی وقت میں زیادہ فوج نہیں لڑ سکتی تھی۔ درہ کے منہ پر لیونیڈاس کے دو ہم خون رشتہ دار تھے۔!

لیونیڈاس نے سوچا کہ اگر ہم میں سے ایک بچا رہے تو ہماری نسل برباد نہ ہو گی باقی رہے گی۔ بہانے سے یہ کوشش کی کہ ایک آدمی کو واپس سپارٹا بھیجدیا جائے۔ اس لئے اس نے ایک سے کہا کہ تم ایک پیغام لے کر سپارٹا جاؤ۔ اس نے جواب دیا کہ جب میں اس درہ پہ مردانگی سے لڑتا ہوا مر جاؤنگا تو وہی میرا پیغام سپارٹا کے نام ہو گا دوسرے سے لیونیڈاس نے کہا کہ تیروں کی باش ہو رہی ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ تو اس نے جواب دیا کہ کچھ پرواہ نہیں۔ ہم تیروں کے سایہ میں زیادہ آرام سے لڑ سکتے ہیں۔

الغرض تین سو تین سو جوان درہ تھرماپلی میں ڈھیر ہو گئے!۔

زمیندار میں اس واقعہ کا اندراج ایک ہندو صاحب کیطرف سے بڑے تعجب سے ہوا۔ مگر صحابہ کرام میں ایسی نظیریں اسقدر کثیر ہیں کہ مسلمان اپنے اسلاف پر بجا ناز کر سکتے ہیں۔

عیسائی مبلغین

ایک عیسائی مشنری کی مثال پیش کی جاتی ہے پہلے اس نے عیش و آرام سے زندگی دیکھی تھی۔ لیکن اسے یک بیک تبلیغ مذہب کا خیال پیدا ہوا۔ اس نے سوچا کہ افریقہ کے وحشیوں میں جاکر تبلیغ کرنا چاہیئے!۔

اس غرض سے اس نے عربی پڑھی۔ یورپ میں عربی کے کالج کھولے۔ افریقہ جانے پر اسے ساحل پر قدم رکھنے کی اجازت نہ ملی۔ لیکن اس نے وہاں جاکر کام کیا۔ ۵۰ سال کی عمر میں اسے تبلیغ مذہب کا خیال پیدا ہوا تھا۔ اس نے چار ہزار کتابیں تصنیف کیں اسے قید کر لیا گیا۔ وہاں سے بھاگ کر وہ ایک غار میں جا چھپا۔ پھر ۹۰ برس کی عمر میں غار سے نکلا۔ اور تبلیغ کرنے لگا۔ لیکن لوگوں نے اسے پتھروں اور اینٹوں سے ہلاک کر دیا۔

ایک اور عیسائی مشنری برزیل میں جاکر وعظ کیا۔ وہاں وحشی خونخوار لوگ بستے تھے۔ ایک دفعہ اسے اصلی باشندوں نے پکڑ لیا۔ اور کہنے لگے کہ گانا سنا۔ انہوں نے اس کو درخت سے باندھ دیا۔ اس پر کتے چھوڑ دیے۔ بچوں نے ہاتھوں میں کانٹے دیکر کہا کہ اس کے جسم میں چبھو دو۔ آخر کار ایک ہالینڈ کا جہاز وہاں گیا۔ اس سے اسے رہائی دلوائی اور واپس فرانس بھیجا۔

فرانس جاکر اس کا علاج ہوا۔ لیکن تندرست ہو کر وہ پھر اسی قوم کے اندر تبلیغ کرنے چلا۔ جس نے اس کو ایسی ایسی ایذائیں دی تھیں۔ اور عیسائیوں نے بھی عیسائیت کی تبلیغ کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔

ہمارے احمدی مبلغین توجہ کریں اور ان واقعات کو غور سے پڑھیں۔

آریہ سماج کا جائداد سالانہ پر چندہ

کل نقد روپیہ جو اس وقت سنا گیا ہے۔ اس کی تعداد چوبیس ہزار روپیہ نقد ہے لیکن اس کے علاوہ پچیس ہزار روپیہ اور بھی ہے۔ جو لالہ امیر چند اسسٹنٹ انجنیر نے اپنی وصیت میں دیا تھا۔ ایسے ہی ایک اور آٹھ ہزار کی وصیت ہے۔ جسکا روپیہ لینے کے لئے کالج کمیٹی نے درخواست دی ہوئی ہے۔ ایک صاحب جو بیمار ہو گئے تھے۔ اپنی صحت کی خوشی میں آٹھ ہزار روپیہ دیا۔ اگر اس تمام روپے کو ملا لیا جائے تو ۵۷ ہزار روپیہ ہو جاتا ہے۔

ہمارے احمدی دوست ان رقوم کی طرف دھیان دیں۔ میں یہ جانتا ہوں کہ ہماری جماعت غریب ہے۔ اور جو کچھ وہ ہمت کرتی ہے وہ اپنی طاقت سے بڑھ کر کرتی ہے اس لئے دولتمندوں کے یہ چندے "اگر بریاں کند بہرام گور رے۔ نہ چوں پائے بلغ باشد زمورے" کے مصداق ہے۔ تاہم ہماری جماعت کے دولتمند اپنے چندوں پر نظر ثانی کریں۔

ہندو کون ہے؟

یہ ایسا مشکل سوال ہے کہ اسکا حل آریوں کے مہاتما ہنسراج جی بھی نہیں کر سکتے۔ چنانچہ وہ اپنے لیکچر میں فرماتے ہیں:۔

مردم شماری کے وقت جھگڑا اٹھا تھا کہ ہندو کون ہے پیشتر بحث اس پر ہوئی۔ لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ اگر ویدوں کو ہندو دھرم کی بنیاد رکھیں تو لاکھوں ہندو ایسے ہیں۔ جو وید نہیں مانتے۔ ایسے ہی گئو ماتا بھی ہزاروں ہندو کھاتے ہیں۔ اسلئے گئو کی عزت کرنے کا اصول بھی ہندوؤں کا مشترکہ اصول نہیں۔ ایسے ہی بہتیرے دشنو کو کئی ہیش کو اور دوسرے کالی کو مانتے ہیں۔ لیکن یہ سب ہندو ہیں۔ آخر مردم شماری کے کمشنر کو فیصلہ کرنا پڑا۔ کہ ہندو وہی ہے جو اپنے آپ کو ہندو کہتا ہے۔ چاہے اسکا عقیدہ کوئی ہو۔

رشی عین موقعہ پر آتے ہیں

لالہ ہنسراج جی نے اموتاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجدد دین مصلحین کی بعثت کی ضرورت کو مان لیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے لیکچر میں کہتے ہیں:۔

"ہندو جاتی کی جب ایسی بھیانک تصویر ہو چکی تھی۔ استریاں بے بس ہیں تھیں۔ شودروں کو دھکے دیئے جاتے تھے۔ یادریوں کے حملے ہو رہے تھے۔ پڑھی لکھی سوسائٹی کے اندر آتم سماں اڑ چکا تھا۔ تو اس وقت ضرورت تھی۔ ایک رکھشک کی جو آئے اور اس حالت کو بدل دے"۔

"بھگوان کرشن نے گیتا میں لکھا ہے کہ جب جب دھرم کی گلانی ہوتی ہے۔ تو اس کو بچانے والا پیدا ہوتا ہے۔ اور پرماتما جب سوسائٹی کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ اس میں ایسے مہاپرش پیدا ہو جاتے ہیں"۔ اب باقی رہا اس امر کا فیصلہ کہ مصلح ربانی کون ہوتے ہیں۔ اور ان کے کیا نشان ہیں۔ اور ایسے مصلحین کے لئے الہام الٰہی کی ضرورت ہے یا نہیں۔ سو یہ کسی دوسرے وقت ہو جائے گا۔

خواجہ صاحب حیدر آباد دکن میں کس لباس میں ظاہر ہوئے

صحیفہ روزانہ میں یہ سطور سید رضی الدین حسن رضی کیفی کی طرف سے شایع ہوئی ہیں:۔ "شمس العلماء نواب عزیز جنگ بہادر سے اور مجھ سے جو بالمشافہ گفتگو اس باب میں ہوئی۔ اس سے تو صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب قادیانی نہیں ہیں۔

جب یہ بات صاف طور پر بجانب خواجہ صاحب شایع ہو جائے کہ وہ قادیانی نہیں ہیں۔ یا تھے مگر اب انہوں نے رجوع کیا ہے تو پھر کسی کو کوئی محل تامل نہیں رہتا۔ اور عام غلط فہمی رفع ہو جاتی ہے۔ امید کہ آپ میری اس تحریر کو شایع فرما کر اس ابہام کو دفع فرمائینگی اگرچہ کہ مراسلہ مندرجہ صحیفہ سے یہ بات نکلتی ہے کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی تکذیب کرتے ہیں۔ وہ اس طرح پر کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کو پیغمبر نہیں مانتے۔ یعنے مرزا صاحب نے پیغمبری کا دعوی کیا تھا۔ مگر خواجہ صاحب اسکی تکذیب فرماتے ہیں۔ مگر چونکہ واضح لفظوں میں اسکی اشاعت نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ بات صاف ہو جائے۔ تاکہ مسلمان دل کھول کر اشاعت اسلام کے کام میں حصہ لیں۔ اور سعادت ابدی حاصل کریں

جلسہ پر وضو کیلئے گرم پانی

جب ہمارے احباب سالانہ جلسہ پر حسب معمول مدینۃ المسیح قادیان میں آوینگے تو لاہور۔ امرتسر۔ بٹالہ۔ سٹیشن پر چند نفر پائینگے۔ جو دارالامان سے روکنے اور جماعت سے بدظن کرنیکے لئے اشتہار ٹریکٹ۔ رسالے تقسیم کر رہے ہونگے۔ جو کچھ وہ دیں آپ لینے سے انکار نہ کریں۔ بلکہ باصرار دو چار چار اشتہار ٹریکٹ کتب مفت حاصل کریں یہاں بشرط ضرورت اپنے حسب منشا مسیح موعود نہایت ہی مفید کام لیا جائیگا۔

ایک نام کے مسلمان کی لغویت

کرشن میں ایک نام نہاد مسلمان رحمت علی کے نام سے ایک مراسلہ چھپا ہے جس میں وہ گائے کی نسبت مفصلہ ذیل جھوٹی روایات ملا کر اسلام کو بدنام کرتا ہے:۔

"حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے قریشوں کی جنگ میں جب لشکر اسلام کو کئی روز تک کھانے کو کچھ نہ ملا۔ فوج بھوکی مرنے لگی۔ اس وقت اس کے کھانے کا بحالت مجبوری حکم فرمایا تھا۔ مگر خود نہ کھاتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فوج نے ضد کی اور عرض کی کہ حضرت آپ بھی کھاویں۔ اس وقت حضرت صاحب نے ان کی دلجوئی کے لئے اپنی انگلی پر سات تہ کپڑے کی لپیٹ کر ان کی رکابی پر ڈالی۔ اور پھر اس کپڑے کو اتار کر تین بار انگلی کو زبان پر لگا کر تھوک دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ ذابح البقر وقاطع الحبل دائم الحمی۔ یعنے گائے کے مارنے والا۔ پھلدار درخت کے کاٹنے والا اور شراب پینے والا نہیں بخشا جاویگا۔

صاحبان! خیال فرمایئے کہ کسقدر سخت حکم رسول عربی نے اپنی امت کے لئے نافذ فرمایا ہے۔

اس کے جواب میں ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ من کذب علیّ متعمدًا فلیتبوء مقعدہ من النار

دوسرا استدلال

سورۃ انعام کی آیت ۱۴۶ میں صاف فرمایا ہے:۔ وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر:۔

ترجمہ ہمنے حرام کیا تھا ہر ناخن والا۔ اور گائے"

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ خدائے برحق کا منشاء گائے مارنے کا نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب یہ فرماویں کہ یہ حکم خاص یہودیوں کے واسطے تھا۔ ہمارے واسطے نہیں تو میں ایسے اصحاب کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت محمد صاحب کے زمانہ میں مسلمان لوگ گائے کو مارتے ہی نہیں تھے۔ ہاں اگر مارتے ہوتے تو ایسا ارشاد ہوتا۔ اسلام اور یہود پر حرام کیا۔ مگر چونکہ اہل اسلام تو ایسا کرتے ہی نہیں تھے۔ صرف یہودی کرنے لگے تھے۔ اس واسطے انہی کو ہدایت کی گئی۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ یہود کو منع کیا۔ ہمارے پیغمبر اسلام کے ذریعہ سے۔ اور ہماری کتاب میں درج کیا گیا۔ پس اگر ہمارے واسطے بھی منع نہ ہوتا تو قرآن شریف میں درج کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ یہودی تو قرآن شریف کو مانتے ہی نہیں۔!!!

اوا فترا کرنے والے قرآن شریف نکال کر اصل آیت کو پڑھ اور اگر پڑھ چکا ہے تو ساری نقل کر دہاں تو لکھا ہے:۔

وعلی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر ومن البقر والغنم حرمنا علیھم شحومھما الا ما حملت ظھورھما او الحوایا او ما اختلط بعظم ذلک جزینھم ببغیھم وانا لصٰدقون ۰ اسکے معنے یہ ہیں کہ ہمنے یہود پر ہر ناخن دار جانور حرام کر دیا تھا۔ اور گائے بکری دونوں کی چربیاں بھی حرام کر دی تھیں۔ سوا اس کے جو ان دونوں کی پیٹھ یا آنتوں پر لگی ہو۔ یا ہڈی کے ساتھ ملی ہو۔ اور یہ ہم نے ان کی نافرمانیوں کی سزا دی تھی۔ دیکھو یہاں گائے بکری کو حرام نہیں فرمایا۔ بلکہ چربی کا ایک حصہ اور وہ بھی نافرمانی کی سزا میں۔

اگر قرآن مجید پر فیصلہ ہے تو اس میں تو ارشاد ہوتا ہے ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃً۔ اللہ تعالے حکم دیتا ہے تم کو یہ کہ ذبح کرو گائے

تیسرا استدلال

گائے مارنے پر حضرت یعقوب کو سزا:۔

یہ اس وقت جبرئیل نے یوں کہا۔ کہ غم کی ہوئی اب بری انتہا۔ تیرے حق میں رحمت کا دریا بہا۔ اور اسطرح ارشاد حق نے کیا کیا ہمنے یوسف کو تجھ سے جدا۔ تو سمجھا نہیں اس کا باعث تھا کیا نہ تجھ کو ہوئی اب بھی اسکی خبر۔ کہ تجھ پر گیا اتنا غم کیوں گذر کمر کس لئے ہم نے غم تیری کی۔ اور آنکھوں کی بینائی کیوں ہم نے لی کہا بعض نے یہ سبب اس کا تھا۔ کہ اک گائے تھی اسکی بس بے بہا اور اک اس کا بچہ تھا وہ شیر خوار۔ چھری لیکے یعقوب نے ایک بار۔ کیا سامنے اس کا بچہ حلال!۔ ہوا اس گھڑی رنج اس کو کمال نہ رحم اس پہ یعقوب نے کچھ کیا!۔ خدا نے عوض اس کے یہ دکھ دیا

دیکھئے صاحبان! گائے کے بچہ کو مارنے کی سزا خدا تعالی نے حضرت یعقوب کو کیسی سخت دی کہ ان کے لخت جگر حضرت یوسف کو ان سے جدا کر کے چاہ میں ڈلوایا۔ اور انکی کمر خم کی۔ اور آنکھوں کی بینائی تک لے لی۔ پس جب خدا تعالے نے اپنے نبیوں کو گائے کی دل آزاری پر کوئی رعایت نہ کر کے سخت سزا دی۔ تو معمولی انسان اسکو قہر سے کیسے بچ سکتے ہیں"۔ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے حضرت یوسف کی جدائی میں تو صدہا انعامات باری تعالی کا مفصل ذکر قرآن مجید و احادیث صحیحہ میں ہے۔ آپ صاحبان مہربانی فرما کر خود جو چاہیں عقیدہ رکھیں۔

نوٹ:۔ ہماری نسبت جو اخبارات کو گالیاں دی گئی ہیں ہم ان کا جواب نہیں دیتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امیر پیغام کا ایک خط اور اس کا جواب

مندرجۂ ذیل مضمون اخی ام پیر منظور محمد صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے اُس خط کے جواب میں ارقام فرمایا ہے جو انہوں نے بابو عبدالرزاق صاحب غیر مبائع سٹیشن ماسٹر سانپلہ کو بھیجا اور بابو صاحب موصوف نے اُس کے کچھ حصہ کی نقل ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۵ء کو میاں کرم الٰہی صاحب لدھیانوی کو بھیجی۔ اس خط میں مولویصاحب نے نہایت لچر طور سے سیدنا وسید الخلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس پیشگوئی کی تحقیر وتکذیب کی ہے جو کہ مسیح موعود کی اولاد کے متعلق تھی اور جو حضرت اقدس کے نشانات صداقت میں سے سب سے پہلا نشان تھا۔ مگر خدا جزائے خیر دے حضرت پیر صاحب کو جنہوں نے پہلے دن سے ہی اِس پیشگوئی کے اظہار میں سب سے بڑھکر حصہ لیا اور بپایۂ ثبوت پہنچا کر دروغگو کے گھر تک پہنچتے رہے۔ اللہ تعالےٰ پیر صاحب کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ ناظرین اِس مضمون کو جو اپنے اندر ایک اور ہی جدت رکھتا ہے نہایت غور اور توجہ سے مطالعہ فرما کر ایمان کو تازہ کریں۔ قولہ سے مولویصاحب کا قول مراد ہے اور اقول سے حضرت پیر صاحب کا جواب۔ ایڈیٹر۔

قولہ ۔ مکرمی اخویم بابو صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط پہنچا۔ رسالہ المصلح الموعود بھیجواتا ہوں اسے مطالعہ فرماویں۔ پیشگوئیوں کا معاملہ بڑا نازک ہے اور جب تک موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی پوری نہ ہو اسوقت تک کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھاتے ہیں کہ دجال ابن صیاد ہے اور آنحضرت خاموش رہتے ہیں۔ ابن صیاد مسلمان ہو کر مرتا ہے مہدی حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوگا مگر کہاں آگیا۔ عیسیٰ ابن مریم اُترے گا ظاہر لفظ کیا کہتا ہے اور بن کیا گیا۔

اقول ۔ یہ تمام باتیں صرف اپنے زیر اثروں کی توجہ کو دوسری طرف پھیرنے کے لئے ہیں کیونکہ مہدی کا فاطمی نہ ہونے کی مثال تو تُم اُسوقت پیش کرتے کہ پیشگوئی ظاہر الفاظ میں پوری نہ ہوئی ہوتی اور استعارہ والی اور تاویل طلب سمجھی جاتی۔ جبکہ پیشگوئی ظاہر الفاظ میں پوری ہوئی ہے تو اِس غیر متعلق مثال کے پیش کرنیسے تمہارا یہی مطلب ہے کہ بابو صاحب دلپر پیشگوئی کے اثر کو دور کیا جائے۔ (اسجگہ اس بحث کی ضرورت نہیں کہ حدیثوں میں مہدی معہود کی نسبت فاطمی ہونا لکھا بھی ہے یا نہیں یہاں ہم نے صرف بطور فرض مان لیا ہے) عیسیٰ ابن مریم کی مثال کا بھی مصلح موعود والی پیشگوئی سے کچھ تعلق نہیں صرف ناواقفوں کو مغالطہ دیا ہے کیونکہ اس پیشگوئی میں تو لکھا تھا کہ فلاں شخص دوبارہ آئے گا لیکن یہاں تو کسی نے بطور تمثیل دوبروز دوبارہ نہیں آنا۔ یہاں تو ایک بیٹے کی پیشگوئی ہے۔ اور تمہارا یہ کہنا کہ موعود کے متعلق ابھی تک کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ تمہارے نزدیک کوئی پیشگوئی ظاہر الفاظ میں پوری نہیں ہوا کرتی کیونکہ جیسا کہ پیشگوئی میں لکھا تھا کہ وہ حضرت اقدس کا بیٹا ہوگا اور اس کا نام محمود ہوگا اسیطرح ظاہر الفاظ میں یہ دونوں باتیں حضرت خلیفۂ ثانی میں پائی جاتی ہیں۔ پس تمہارے نہ ماننے سے معلوم ہوا کہ تمہارے نزدیک موعود کا نام محمود نہیں ہونا چاہیے... بلکہ کچھ اور ہونا چاہیے.... اور اسکو حضرت صاحب کا بیٹا نہیں ہونا چاہیے... بلکہ آئندہ نسل میں سے کسی اور کا بیٹا ہونا چاہیے۔ اور اگر تمہارے نزدیک پیشگوئی ظاہر الفاظ میں بھی پوری ہو سکتی ہے تو پھر تمہارا یہ کہنا غلط ہوا کہ موعود کے متعلق ابھی کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور علاوہ اس مشکل کے کہ پیشگوئی ظاہر الفاظ میں بھی پوری ہو سکتی ہے ایک سخت مشکل تمہارے لئے یہ ہے کہ مصلح موعود کے متعلق بعض علامات ایسی آپڑی ہیں کہ اُن کی کسی طرح بھی تاویل نہیں ہو سکتی مثلاً یہ کہ وہ بشیر اول کے بعد دوسرا ہوگا اور اُس کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا اور نو برس کے اندر پیدا ہوگا۔ پس تم کو اس کے سوا چارہ ہی نہیں کہ حضرت خلیفۂ ثانی کو وہ موعود مانو کیونکہ حضرت خلیفۂ ثانی بشیر اول کے بعد دوسرے ہیں اور بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے ہیں۔ اور نیز نو برس کے اندر پیدا ہوئے اور موعود کے متعلق جو دوسری علامات اور صفات ہیں اُن کا حضرت خلیفۂ ثانی میں موجود ہونا اِن بنیادی علامات کے ماننے کے بعد تم خود بخود مان لوگے جیسا کہ ماننے والوں کو روز روشن کیطرح اُنمیں نظر آرہی ہیں۔ لیکن اگر تم نے اِن بنیادی علامات کو نہ مانا تو پھر تمہارا المصلح الموعود وہ نہیں جو حضرت اقدس کی پیشگوئی کا مصداق ہے بلکہ کوئی اور شخص ہے۔

اور تمہارا یہ کہنا کہ پیشگوئیوں کا معاملہ بڑا نازک ہے سو اس سے پہلے تو پیشگوئیوں کا معاملہ تمہارے لئے نازک نہیں تھا کیونکہ تم اِس سے پہلے تمام دوسری پیشگوئیوں کے پورا ہونیکو مانتے چلے آئے ہو۔ (مثلاً مسیح موعود والی پیشگوئی اور پھر خود حضرت اقدس کی مسیح موعود کی پیشگوئیاں اُنکی زندگی میں اور پھر حضرت اقدس کی وفات کے بعد روم حیدر آباد بنگال جاپان کوریا والی پیشگوئیاں۔ اِن میں وہ بھی ہیں جو ظاہر الفاظ میں پوری ہوئیں اور وہ بھی ہیں جو استعارہ کے رنگ میں پوری ہوئیں۔) ہاں اِس موعود والی پیشگوئی کا معاملہ تمہارے لئے بیشک نازک ہو گیا ہے۔ کیونکہ اگر اِس کا پورا ہونا (جو درحقیقت نہایت صفائی سے پوری ہوئی ہے) تم مان لو تو تمہارے لئے ہلاکت ہے۔ ہلاکت اسلئے کہ اِس پیشگوئی کا مصداق حضرت خلیفۂ ثانی ہیں اور حضرت خلیفۂ ثانی سے تم کو سخت عناد اور بغض اور عداوت ہے۔ ورنہ اِس پیشگوئی کا مان لینا تمہارے لئے کچھ مشکل نتھا۔ اور یہ تمہاری عداوت محتاج ثبوت نہیں خود تمہاری تحریریں اسپر گواہ ہیں۔ غیظ و غضب اور سوء ادب کے کلمات صاف صاف طور پر انمیں موجود ہیں۔ اور اسکی وجوہات کا بیان کرنا یہاں کچھ ضرورت نہیں جماعت کے اکثر لوگ جانتے ہیں۔

اور تمہارا ابن صیاد کی مثال دینا۔ سو ابن صیاد کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاموش رہنے سے یہ مطلب نہیں کہ یہی دجال ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہی دجال ہے یا یہ دجال نہیں۔ کیونکہ حضرت عمر کو فرمایا کہ اگر یہی دجال ہے تو تم اسکو قتل نہیں کر سکو گے بلکہ اسکے قتل کے لئے کوئی اور مقرر ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو باوجود نبی ہونے کے حضرت عمر کی بات پر خاموش رہے نہ یہ فرمایا کہ یہی دجال ہے نہ یہ فرمایا کہ یہ دجال نہیں جیسے کہ اگر کے لفظ سے ظاہر ہے لیکن تم نے غیر نبی ہو کر تکذیب کا طوفان برپا کر دیا۔ اگر کچھ خوف خدا ہوتا تو خاموش رہتے۔ لندن والی پیشگوئی کو جسوقت خواجہ صاحب پر چسپان ہونیکا اشتہار دیا گیا تو اُسوقت تو تم کچھ نہ بولے بلکہ تائید کی اور اب تک کر رہے ہو حالانکہ وہ اُنپر چسپان بھی نہیں ہوتی کیونکہ انہوں نے لندن میں احمدی نہیں بنائی بلکہ کچھ اور قسم کے لوگ بنائی۔ لیکن جب اس مصلح موعود والی پیشگوئی کا یعنے بیٹے والی پیشگوئی کا حضرت خلیفۂ ثانی پر چسپان ہونیکا اشتہار دیا گیا تو تمہیں آگ لگ گئی اور مخالفت پر کھڑے ہو گئے۔ حالانکہ یہ پیشگوئی ایسے صریح طور پر اور کھلے کھلے طور پر پوری ہوئی ہے اور حضرت خلیفۂ ثانی پر ایسی ٹھیک چسپان ہوئی ہے کہ قادیان کے آریہ بھی جو پرانے مخالف ہیں کہہ اٹھے ہیں کہ جیسا کہ مرزا صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے ایک ایسا ایسا لڑکا ہوگا وہ بات پوری نکلی ہم نے وہ لڑکا دیکھ لیا۔ دوران باخبر نزدیک ونزدیکان بے بصر دور۔ بلکہ یہ لوگ تم لوگوں پر تعجب کرتے ہیں کہ ان کو کیا ہو گیا۔ افسوس تم چند آدمیوں پر کہ جب پاؤں لگے تو باغ سے نکل گئے۔ حضرت صاحب کی وفات کے بعد روم۔

ایران - جاپان - کوریا - بنگال - حیدرآباد والی پیشگوئیوں کا تو تم نے اعلان کیا اور بڑی خوشیاں منائیں - لیکن اس بیٹے والی پیشگوئی کا اعلان کرتے ہوئے تمپر آفت آتی ہے - اعلان کا تو کیا ذکر دونوں ہاتھوں سے اس سورج پر خاک ڈالنے کی کوشش کر رہے ہو اور نہیں چاہتے کہ لوگوں کو اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا علم ہو جائے - بات یہ ہے کہ یہ پیشگوئی تمہارے مدعا کے سخت مخالف ہے اور تمہارا مدعا یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے لوگوں کو حضرت خلیفۂ ثانی کی طرف رجوع ہونے سے باز رکھا جائے - حضرت خلیفۂ اول کی وفات پر خلافت کو اڑانے کی کوشش بھی اسی لئے تھی - اور قادیان سے چلے جانا بھی تمہارا اسی غرض سے تھا کیونکہ تمہارا زعم تھا کہ تمہارے چلے جانے سے جماعت کا کثیر حصہ برگشتہ ہو جائیگا - پھر لاہور جاکر اور اس اعلان سے کہ میاں صاحب نے انجمن توڑ دی لوگوں کو بھڑکانیکی کوشش کرنا بھی اسی وجہ سے تھا - پھر ایک نیا بہشتی مقبرہ بنا کر لوگوں کو پھسلانا اور پیر پرستی اور گدی نشینی کا شور ڈالنا اور نئی انجمن اور نیا مدینۃ المسیح بنانا اور یہ کہکر لوگوں کو حضرت خلیفۂ ثانی کی بیعت سے منع کرنا کہ فی الحال تو نہیں مگر آئندہ شرک پھیلنے کا خوف ہے یہ سب کچھ اسی مطلب کیلئے تھا - رسالہ المصلح الموعود بھی تم نے اسی مقصد سے لکھا اور اب بابو صاحب کو اس قسم کا خط لکھنے سے بھی یہی مطلب ہے اور اس خط میں انکو روکے رکھنے کی ایک نئی تجویز نکالی ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے - نیز اس قول میں بھی یہ کہکر کہ ابھی موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور چند غیر متعلق مثالیں دیکر بابو صاحب کو مغالطہ دیا ہے اور ان الفاظ کے پردہ میں کہ پیشگوئیوں کا معاملہ بڑا نازک ہے اپنے دلی ارادہ کو چھپایا ہے - اگر تمہارا دل صاف ہوتا تو اس پیشگوئی کے پورا ہونیکی دنیا میں دھوم مچا دیتے کیونکہ بات صاف تھی محکمات نے حضرت خلیفۂ ثانی کا وہ بیٹا ہونا ثابت کر دیا تھا اور اگر کچھ متشابہ امر تھا تو اسکو میاں مبارک احمد صاحب کی کم عمری کی وفات نے دور کر دیا تھا - مگر نہیں اہل بیت کی مخالفت دل میں ٹھان لی ہے حالانکہ خوب جانتے ہو کہ خدا تعالےٰ بار بار فرما چکا ہے کہ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ اور خوب جانتے ہو اور اپنے رسالہ المصلح الموعود میں قائل ہو کہ یہ الہام کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا حضرت خلیفۂ ثانی کے حق میں ہے مگر جوش عداوت میں کلام الٰہی کی کچھ پروا نہیں کرتے -

نوٹ - ناظرین! امید پیغام کے نزدیک تو ابھی کوئی پیشگوئی موعود کے متعلق پوری نہیں ہوئی لیکن ہم نہ صرف ایک بلکہ اٹھائیس ۲۸ پیشگوئیاں پیش کرتے ہیں جو موعود کے متعلق پوری ہو چکی ہیں - سنیئے - پیشگوئی یہ تھی کہ حضرت اقدس کے ایک بیٹا پیدا ہوگا جو خدا تعالےٰ کی رحمت اور قدرت اور فضل اور احسان کا نشان ہوگا اور فتح اور ظفر کی کلید ہوگی - وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا - اور قومیں اس سے برکت پائیں گی - وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا - وہ جلد جلد بڑھے گا - خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا - وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا - وہ نو برس کے اندر پیدا ہوگا - وہ بشیر اول کے بعد دوسرا ہوگا - اور بلا توقف بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا - اس کا نام محمود ہوگا - وہ حضرت اقدس کا خلیفہ ہوگا - وہ دل کا حلیم ہوگا - اس چاند سے اندھیرے کو دور کیا جائے گا - (یعنے اس کے کام اور اسکی ترقی میں روک ڈالنے اور اسکی روشنی کو بجھانے کے لئے مخالف کھڑے ہونگے لیکن خدا تعالےٰ انکی تمام کارروائیوں اور منصوبوں کو مٹا کر اور اس کے رخ سے ہر ایک گرد و غبار کو ہٹا کر اسکے نور کو ظاہر کر دیگا -) ایک عالم کو اسکی طرف پھیرا جائے گا - وہ مصلح ہوگا (یعنے فساد کو دور کرنیوالا -) وہ روشنی ہوگا اور بشیر اول کی وفات کی وجہ سے جو ابتلا کی ظلمت آئی تھی اسکو دور کرنیوالا ہوگا - وغیرہ وغیرہ -

یہ تمام باتیں حضرت خلیفۂ ثانی میں پائی جاتی ہیں - ان میں سے نمبر ۷ کی جو یہ پیشگوئی ہے کہ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا - اسکا نظارہ ۱۴ - مارچ ۱۹۱۴ء کو منکر و مومن سب نے خوب دیکھ لیا تھا اور اب بھی لوگونکے رجوع کا سلسلہ برابر جاری ہے -

اور انمیں سے نمبر ۱۸ کی پیشگوئی جو مصلح ہونیکے متعلق ہے اسکی نسبت واقعات نے بتا دیا کہ مصلح کے لفظ میں کسی معمولی اصلاح کی طرف اشارہ نہ تھا بلکہ ایک خاص عظیم الشان فساد کو دور کرنیکی طرف اشارہ تھا جسکو حضرت خلیفۂ ثانی نے دور فرمایا - وہ فساد یہ تھا کہ پیغامی چاہتے تھے کہ حضرت اقدس کی یعنے اس مسیح موعود نبی اللہ کی (جس کی تمام انبیاء نے پیشگوئی کی تھی اور جس نے اس دجالی فتنہ کو دور کیا تھا جس سے تمام انبیاء ڈراتے آتے تھے) نبوت کو اڑا کر اور سلسلہ احمدیہ کی خصوصیات اور امتیازی نشانات کو مٹا کر احمدیہ اور غیر احمدیوں کو ایک کر دیا جائے اور خلافت کو اڑا دیا جائے جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ بانی سلسلہ اور جماعت احمدیہ کا نام و نشان مٹ جائے - چونکہ یہ فساد نہایت ہی عظیم تھا اور مسیح موعود کی کارروائی کو مٹانا گویا دجالی فتنہ کو از سر نو زندہ کرنا تھا لہٰذا اس فساد کا حضرت خلیفۂ ثانی کے عہد میں پھوٹنا اور حضرت خلیفۂ ثانی کا ہی اس کو دور کرنا ثابت کرتا ہے کہ حضرت خلیفۂ ثانی ہی وہ عظیم الشان انسان ہیں جس کا اس پیشگوئی میں ذکر ہے یعنے فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء مصلح موعود - اور اس فساد کا دور کرنا کسی معمولی آدمی کا کام بھی نہ تھا - اور چونکہ دنیا کی اصلاح جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہونی ہے اس لئے حضرت خلیفۂ ثانی مصلح موعود کا جڑ کی اصلاح کرنا گویا تمام دنیا کی اصلاح کرنا ہے - اگرچہ یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہو گئی اور درحقیقت پوری ہو گئی اور یقیناً پوری ہو گئی لیکن پیغامی بھلا اس فساد اور اس اصلاح کو کب ماننے لگے کیونکہ بدقسمتی سے یہ انہی کے متعلق ہے - فساد انہوں نے کھڑا کیا اور دور اس نے کیا جس سے ان کو سخت عداوت ہے -

اسجگہ ماننے والوں کو ایک خوشخبری پہنچا دینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ واقعات نے مصلح موعود کے متعلق ایک اور پیشگوئی کو بھی پورا کر دیا ہے - مصلح موعود کے متعلق ایک پیشگوئی یہ بھی تھی کہ وہ فخر رسل ہوگا - اس فخر رسل کے لفظ میں یہ بات مخفی تھی کہ اس موعود کو رسولوں کی رسالت کے متعلق کوئی ایسا کام دیا جائے گا جس سے وہ رسولوں کے لئے فخر کا باعث ہوگا - پس حضرت خلیفۂ ثانی کا حضرت اقدس کی نبوت اور رسالت کو ثابت کرنا جس کو پیغامی اڑانا چاہتے تھے گویا تمام رسولوں کی رسالت کو ثابت کرنا ہے کیونکہ حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں - پس اس طرح پر حضرت خلیفۂ ثانی تمام رسولوں کیلئے فخر کا باعث ہوئے اور فخر رسل کی پیشگوئی پوری ہوئی -

قولہ - نو سال کے لفظ سے جو وہ بھی محض اجتہاد کے طور پر ہے حضرت صاحب کا الہام نہیں ہے -

اقول - دیکھو حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں - "ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا" وعدۂ الٰہی کا لفظ صاف بتا رہا ہے کہ یہ میعاد الہامی ہے کیونکہ وعدۂ الٰہی بذریعہ وحی اور الہام ہی ہوا کرتا ہے - لیکن تم کہتے ہو کہ نو برس کی میعاد الہامی نہیں بلکہ اجتہادی ہے - اور خدا جانے کہ عداوت میں تمہاری سمجھ کو کیا ہو گیا یا اجتہاد کا لفظ زبان پر چڑھ گیا ہے کہ ہر جگہ موقع بے موقع اجتہاد ہی اجتہاد پکارتے ہو - بھلا میعاد سے اجتہاد کو کیا تعلق - اجتہاد تو تعیین میں ہو سکتا ہے - اگر کہو کہ اجتہاد سے تمہاری مراد اسجگہ اٹکل ہے - تو ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ اگر میعاد ہی اٹکل سے بتائی گئی تو پھر پیشگوئی کا رہ کیا گیا - مقامی علامت یا میعادی علامت ہی تو پیشگوئی کی جڑ اور بنیاد ہوتی ہے - ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی انبیاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی طرف سے نہیں کہتے۔ یہ تو تم نے حضرت صاحب پر سخت حملہ کیا۔ گویا حضرت صاحب ازل سے ہی پیشگوئیاں کرتے تھے یہ ہے حضرت خلیفۂ ثانی کی عداوت کا نتیجہ۔ غرض تمہارا یہ کہنا کہ نوسال کی میعاد الہامی نہیں اجتہادی ہے صریح باطل ہے۔

پھر اگر یہ بات پکی نہ تھی کہ نوسال کی میعاد الہامی نہیں کیونکہ تم نے آگے چلکر زیادہ سے زیادہ کے الفاظ سے اسکی تردید کردی ہے تو ایسی کچی بات مُنہ سے نکالنے سے ہی کیا فائدہ تھا؟ بات یہ ہے کہ تم چاہتے ہو کہ کوئی گمراہ ہو خواہ کسی طرح ہو۔

پھر تم نے خود ہی یہ دیکھکر کہ اس طرح بات نہیں بنیگی بابو صاحب کو یوں گمراہ کرنا چاہا:۔ (دیکھو اگلا قول)

قولہ ۔ زیادہ سے زیادہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ۹ سال کی میعاد صرف بشیر اول کے لئے تھی۔

اقول ۔ یوں بھی بات نہیں بنے گی کیونکہ بشیر اول کی وفات کے بعد بھی حضرت صاحب نے نو برس والی میعاد کو سبز اشتہار میں مصلح موعود کے لئے قائم رکھا ہے اور لیکھرام کی نہایت سختی سے خبر لی ہے کیونکہ اُس نے بشیر اول کی وفات کے بعد نو برس والی میعاد کو بشیر اول پر لگایا تھا۔ دیکھو رسالہ نشان فضل صفحہ ۲۶ سے صفحہ ۳۵ تک جو تمہارے رسالہ المصلح الموعود کے رد میں ہے جس کا جواب ایک سال سے زیادہ ہوا کہ تم نہیں دیسکے اور قیامت تک بھی نہیں دیسکتے۔ لیکن بذریعہ خطوط ناواقفوں کو تمہاری مغالطہ دہی برابر جاری ہے اور حضرت صاحب نے جو لیکھرام کو جواب دیا تھا اُسکی تم نے کچھ پروانہ کی۔ اچھا جو مرضی کئے جاؤ لیکن اسجگہ اس بات کا کھول دینا ضروری ہے کہ دراصل تم نے سر سے پیشگوئی کے وجود سے ہی انکار کر دیا ہے کیونکہ پیشگوئی میں ضروری ہے کہ یا تو میعادی علامت بتائی جائے یا مقامی علامت بتائی جائے ورنہ پیشگوئی پیشگوئی نہیں کہلا سکتی۔ اور تمہارا یہ حال ہے کہ اُس موعود کا حضرت اقدس کا بیٹا ہونا جو مقامی علامت ہے یہ بھی تم نہیں مانتے اور اُس موعود کا نو برس کے اندر پیدا ہونا جو میعادی علامت ہے اسکے بھی تم قائل نہیں۔ اور اس نو برس کی میعاد کے سوا کوئی اور میعاد اُس موعود کے لئے حضرت اقدس کی تحریروں میں موجود نہیں۔ پس تمہارا المصلح الموعود ایک ایسا شخص ہے جسکی نسبت کچھ نہیں بتایا گیا کہ وہ کب ہوگا یا کہاں ہوگا اور کس جگہ ہوگا یا کس وقت ہوگا۔ یہ کہتے ہیں کہ اُس بُت کی کمر ہے۔ کہاں ہے کس طرف کو ہے کدھر ہے۔ لہذا دراصل تم کسی مصلح موعود کے اسکے قائل نہیں ہو یونہی مغالطہ دینے کے لئے فرضی بہشتی مقبرہ کی طرح ایک فرضی مصلح موعود کے قائل ہو

قولہ ۔ کوئی شخص مدعی یہ کہے کہ مجھے خدا نے وہ مصلح بنایا ہے اور مجھے وحی کی ہے اور اسکی وحی کو ہم ایسے معیاروں پر پہنچا پائیں جو اہل حق کی وحی کے ہوتے ہیں اور اسکے عقائد کو قرآن وحدیث کے مطابق پائیں تب اُن باتوں پر غور کرنے کا وقت آئے گا۔

اقول ۔ ماننے کا ارادہ ہی نہیں عبارت ہی دل کی حالت کا پتہ دے رہی ہے کیونکہ اول تو محمد حسین بٹالوی وغیرہ کی طرح پہلے ہی مباحثہ کی ٹھان لی۔ پھر اگر بالفرض بڑے بحث ومباحثہ کے بعد فریق مقابل کا اہل حق ہونا ثابت بھی ہو گیا تو پھر بھی غور ہی کرنے کا وقت آئے گا نہ کہ ایمان لانے اور تسلیم کرنے کا۔ یہ ہے دل کی کیفیت! اور علاوہ اسکے کہ ماننے کا ارادہ ہی نہیں مصلح موعود سے دعوے کا مطالبہ کرنا مغالطہ دہی ہے۔ کیونکہ مصلح موعود کس بات کا دعوٰی کرے؟ آیا اِس بات کا کہ اے لوگو! مجھے خدا نے تمہاری طرف رسول اور نبی کر کے بھیجا ہے۔ سو تمہارے نزدیک مصلح موعود نبی اور رسول نہیں کیونکہ تم آجکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور رسول کے آنے کے قائل ہی نہیں لہذا تمہارے اس مطالبہ کا یہ مطلب ہی نہیں کہ وہ نبوت اور رسالت کا دعوٰی کرے۔ پھر کس بات کا دعوٰی کرے؟ آیا اِس بات کا کہ میں حضرت اقدس کا بیٹا ہوں اور بشیر اول کے بعد دوسرا ہوں اور بلا توقف اسکے بعد پیدا ہوا ہوں اور نو برس کے اندر پیدا ہوا ہوں اور نام میرا محمود ہے؟ سو اِن باتوں کو کون نہیں جانتا کہ یہ سب باتیں حضرت خلیفۂ ثانی میں پائی جاتی ہیں۔ پھر کس بات کا دعوٰی کرے؟ آیا اِس بات کا کہ اے پیغامیو! میں نے تمہارے ایک عظیم فساد کو دور کیا ہے۔ سو یہ تم کب ماننے لگے کیونکہ بدقسمتی سے یہ خود تمہارے متعلق ہے۔ ہاں دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور ماننے والے مانتے ہیں کہ حضرت خلیفۂ ثانی نے ایک عظیم الشان اصلاح کی ہے اور مصلح ہونے والی علامت روز روشن کی طرح انمیں پائی جاتی ہے۔ پھر کس بات کا دعوٰی کرے؟ آیا اس بات کا کہ مجھے وحی اور الہام ہوتے ہیں۔ سو اس دعوے کے تم بھی منکر نہیں۔ ہاں یہ کہنا کہ وہ الہام اہل حق کے الہام نہیں سو منکرین کا تو یہ قدیمی شیوہ رہا ہے کہ وہ نبیوں اور رسولوں کے الہاموں کی نسبت بھی یہی کہتے رہے ہیں۔ پس تمہاری ایسا کہنے سے اُن الہاموں کے سچا ہونے میں فرق نہیں آسکتا۔ پھر کس بات کا دعوٰی کرے؟ آیا اِس بات کا کہ میں وہی فلاں شخص ہوں جس نے دوبارہ آنا تھا۔ سو مسیح موعود والی پیشگوئی کی طرح مصلح موعود کسی کا مثیل اور بروز نہیں بلکہ یہ تو ایک بیٹے کی پیشگوئی ہے جس کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ تو یہ تھا کہ وہ بیٹا بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا اور بلا توقف اُس کے بعد پیدا ہوگا اور نو برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا۔ دوسرا حصہ یہ تھا کہ وہ بیٹا ایک عظیم الشان باخدا انسان ہوگا اور مصلح ہوگا اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی اور وہ بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا وغیرہ وغیرہ۔ سو پہلا حصہ تو پہلے پورا ہو چکا اور دوسرا حصہ اب پورا ہوا اور ہو رہا ہے۔ اور ضرور ایسا ہی ہونا چاہیے تھا کیونکہ دوسرا حصہ پہلے حصے کے لئے لابدی ہے اور ایکدوسرے کے ساتھ لازم وملزوم ہیں ایسا نہیں ہو سکتا کہ پہلا حصہ تو پورا ہو جائے اور دوسرا حصہ پورا نہ ہو یا پہلا حصہ ایک شخص میں پورا ہو اور دوسرا حصہ کسی اور شخص میں پورا ہو۔ پس سعادتمند انسان کا کام ہے کہ جب علامات کا پورا ہونا دیکھ لے تو مان لے کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ حضرت صاحب کی وفات کے بعد روم اور بنگال اور حیدرآباد وغیرہ پیشگوئیوں کا پورا ہونا بھی تو تم نے علامات سے ہی پہچانا تھا۔ حیدرآباد کی موسٰی ندی نے یا بنگال ایران روم کی زمینوں نے اور وہاں کے لوگوں نے دعوے تو نہیں کئے تھے اور آوازیں تو نہیں دی تھیں کہ ہم اُن پیشگوئیوں کے مصداق ہیں جو حضرت صاحب نے کی تھیں۔ ہاں پیشگوئیاں اپنے واقعات سے بزبان حال پکار اُٹھتی ہیں کہ ہم پوری ہو گئیں۔ اسی طرح مصلح موعود والی پیشگوئی بھی واقعات کی بنا پر زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں پوری ہو گئی۔ اور یہ حضرت اقدس کی قبولیت دعا کا ایک بڑا بھاری نشان ہے کیونکہ حضرت اقدس نے ایک ایسا بیٹا ہونے کے لئے دعا کی تھی۔ اور چونکہ ایسے بیٹے کا حضرت صاحب کو وعدہ دیا گیا تھا اسلئے اس کو موعود کہتے ہیں اور مصلح ہونا اسکی ایک صفت ہے۔

اور بالفرض اگر حضرت خلیفۂ ثانی تمام عمر میں یہ نہ کہیں کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں تو کیا ان تمام علامات کا پورا ہونا ضائع جائے گا اور پیشگوئی کی نسبت یہ سمجھا جائیگا کہ جھوٹی نکلی؟!! ہرگز نہیں۔

حضرت اقدس اس بات کو تم سے بہتر سمجھتے تھے کہ مصلح موعود نے خود دعوٰی کرنا ہے یا نہیں۔ اگر مصلح موعود نے خود دعوٰی کرنا ہوتا تو حضرت اقدس مصلح موعود والے اشتہار کو اپنے کسی بچے پر چسپاں نہ کرتے۔ لیکن تم دیکھلو کہ بچوں کے متعلق جسقدر اشتہار ہیں حضرت اقدس نے اُنمیں سے ہر ایک اشتہار کو کسی نہ کسی بچے پر چسپاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو ہر دو میں بتلائی جائیں جیسا کہ اس پیشگوئی میں بھی اور دوسری اکثر پیشگوئیوں میں بتلائی گئیں۔ بلکہ یہاں تو دو ہی علامت بھی بیان کی گئی بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہوا ہے۔ نہ کوئی ایسا اشتہار باقی ہے جس کا مصداق کوئی بچہ نہ ہوا اور نہ کوئی ایسا بچہ باقی ہے جو کسی اشتہار کا مصداق نہ ہو۔ پس یہ بالکل غلط بات ہے کہ اُس بیٹے نے یعنے مصلح موعود نے خود دعویٰ کرنا تھا۔ اگر اُس نے خود دعویٰ کرنا تھا تو حضرت اقدس کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ مصلح موعود والے اشتہاروں کا حضرت خلیفۂ ثانی کو مصداق بناتے یا بقول تمہارے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کا میاں مبارک احمد کو مصداق ٹھہراتے۔

قولہ ۔ خدا تو قادر ہے چاہے تو محمود کو ہی ایسا بنا دے مگر جس قسم کی خطرناک غلطیاں وہ کر رہے ہیں اور پھر اُنپر اصرار پر اصرار کرتے چلے جا رہے ہیں وہ ایسے مقام کے موزون حال نہیں ہیں۔ کاشکے کہ وہ غلطی کر کے رجوع کرنا بھی سیکھتے۔

اقول ۔ تمہارے اِس قول سے معلوم ہوا کہ یا تو تم نے رسالہ نشان فضل پڑھکر اپنی غلطی پر اطلاع پائی ہے یا تمہارا اصل عقیدہ ہی یہ نہیں کہ حضرت خلیفۂ ثانی از روئے الہام مصلح موعود نہیں ہو سکتے اور بروئے الہام میاں مبارک احمد ہی وہ بیٹا تھے یا نو سال کی میعاد بشیر اول کے لئے تھی بلکہ ایسی باتیں پھیلانا اور ایسے رسائل لکھنا صرف اس لئے ہے کہ لوگوں کو مغالطہ دیکر حضرت خلیفۂ ثانی کی طرف رجوع ہونے سے روکا جائے۔ کیونکہ تمہارے اس قول کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے حضرت اقدس کو کوئی ایسا الہام نہیں کیا تھا جو حضرت خلیفۂ ثانی کے مصلح موعود ہونے سے مانع ہو اگر کوئی امر مانع ہے تو صرف اُن کی غلطیاں اُن کے مصلح موعود ہونے سے مانع ہیں۔

اِس عبارت سے یعنے تمہارے اِس قول سے تمہارا یہ مطلب تو ہو ہی نہیں سکتا کہ از روئے الہام میاں مبارک احمد مصلح موعود تو تھے لیکن چونکہ وہ کم عمری میں فوت ہو گئے اور اسامی خالی ہو گئی اس لئے اب خدا کو کسی اور کو مصلح موعود بنانا پڑا۔ کیونکہ اس سے خدا کے علم پر حرف آتا ہے کہ اُس نے کم عمری میں فوت ہونیوالے کو کیوں مصلح موعود بنایا اور ایسا ماننے سے نبیوں کے معاملہ میں امان اُٹھ جاتا ہے۔ پس تمہارے اس کہنے کا کہ "خدا تو قادر ہے چاہے تو محمود کو ہی ایسا بنا دے"۔ یہی مطلب ہے کہ حضرت خلیفۂ ثانی کے مصلح موعود ہونے میں کوئی الہام مانع نہیں اور کوئی ایسا الہام نہ تھا جو میاں مبارک احمد کو مصلح موعود بناتا اور نہ مبارک احمد کی وفات کے بعد کوئی ایسا الہام ہوا کہ مصلح موعود پچھلے بیٹوں میں سے کوئی نہیں بلکہ مصلح موعود آئندہ پیدا ہونیوالا ہے۔ پس اب چونکہ تمہارا رجوع ثابت ہو گیا یا تمہارا راز کھل گیا لہذا رسالہ المصلح الموعود کی تو اشاعت بند کرو اور آئندہ قلم کو ایسی باتوں کے لکھنے سے روکے رکھو کہ حضرت خلیفۂ ثانی از روئے الہام مصلح موعود نہیں ہو سکتے اور یہ کہ از روئے الہام وہ بیٹا میاں مبارک احمد تھے اور یہ کہ نو برس کی میعاد بشیر اول کے لئے تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ بابو صاحب نے اس پیشگوئی پر غور کیا ہے اور اُنہیں حق نظر آنے لگا ہے لیکن چونکہ تمہارے زیر اثر ہیں لہذا انہوں نے تم سے پوچھنا ضروری سمجھا۔ بس پھر کیا تھا تم نے سمجھا کہ شکار ہاتھ سے چلا۔ نو سال کی میعاد کو اجتہادی بتا کر اور اس میعاد کو بشیر اول پر لگا کر اور میاں مبارک احمد کو مصلح بنا کر تو کام بنتا نظر نہ آیا اُن کو روکے رکھنے کی یہ ایک نئی تجویز نکالی کہ چونکہ حضرت خلیفۂ ثانی خطرناک غلطیاں کر رہے ہیں اس لئے وہ مصلح موعود نہیں ہو سکتے۔ لیکن یاد رکھو کہ ایسا کہنے سے تم آپ اپنی پردہ دری کرتے ہو کیونکہ خدا تعالےٰ کسی گمراہ کی اور خطرناک غلطیاں کرنے والے کی اسقدر تائید نہیں کرتا اور کسی لغو اور فضول اور باطل جگہ میں اسقدر کثرت سے اور بیّن علامات موعود ہونے کی جمع نہیں کرتا تا حق و باطل میں التباس نہو جائے۔ دیکھو حضرت خلیفۂ ثانی بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوئے۔ دیکھو وہ نو برس کے اندر پیدا ہوئے۔ دیکھو وہ چوتھے بیٹے ہیں۔ دیکھو اُن کا نام محمود ہے۔ دیکھو اُنکے حق میں پہلے سے یہ الہام موجود ہے جسکے تم بھی قائل ہو کہ اُنہی کے حق میں ہے کہ وہ اولوالعزم ہو گا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا۔ دیکھو خدا نے اُنکو حضرت اقدس کا خلیفہ بنایا۔ دیکھو اُنکی طرف رجوع خلائق ہے۔ دیکھو وہ سخت ذہین و فہیم ہیں۔ دیکھو وہ بہت جلد جلد بڑھے۔ دیکھو مرکز قادیان اور منارۃ المسیح اور بہشتی مقبرہ خدا نے اُن کے سپرد کیا۔ دیکھو وہ اُس مسجد میں بیٹھکر کام کرتے ہیں جسکی نسبت الہام ہے کہ مُبَارَکٌ وَّمُبَارِکٌ وَ کُلُّ اَمْرٍ مُبَارَکٍ یُجْعَلُ فِیْہِ۔ اور جسکی نسبت الہام ہے کہ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ دیکھو ان کے ہاتھ پر سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ دیکھو وہ ہر میدان میں فتح پاتے ہیں۔ دیکھو اُنکے خواب اور الہام اور تحریر اور تقریر۔ دیکھو لوگ اُنسے برکتیں پا رہے ہیں اور بیماریوں سے صاف ہو رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پھر اگر بنیادی علامات والا یعنے بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونیوالا اور نو برس کے اندر پیدا ہونیوالا مصلح موعود نہیں ہو سکتا تو اور کون ہو سکتا ہے؟ اِس کے علاوہ خطرناک غلطیاں کرنے کا تمہارے پاس ثبوت ہی کیا ہے؟ یوں بلا ثبوت جو مرضی اپنے گھر میں کہے چلے جاؤ۔

اور تمہیں تو ہنر بھی غلطیاں ہی نظر آئیں گی۔ مشہور شعر ہے ؎ چشم بد اندیش کہ برکندہ باد۔ عیب نماید ہنرش در نظر۔ ہاں اگر دل صاف کر لو تو پھر کوئی غلطی نظر نہ آئے اور صاف نظر آنے لگے کہ حضرت خلیفۂ ثانی ہی مصلح موعود ہیں اور تمہارے دل کی تڑپ بھی دور ہو جائے جس کو تم نے کاشکے کے لفظ سے ظاہر کیا ہے۔

قولہ ۔ ہم سے جو باز پرس ہو گی وہ انہی باتوں کے متعلق ہو گی جن کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے وہاں کسی مصلح موعود کا ذکر نہیں۔ یہ حضرت صاحب کے سلسلہ کے متعلق ایک بات ہے۔ ہمیں اپنے عقائد کی فکر کر کے اور اپنے اعمال کو درست کر کے باقی باتوں کو جو قبل از وقت ہیں سپرد خدا کرنا چاہیے۔

اقول ۔ اللہ اکبر۔ حضرت خلیفۂ ثانی کی عداوت نے تمہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ اب حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں اور نشانات جو ایمان کو ثریا سے اُتارنے کا موجب ہیں وہ تمہاری نظر میں ہیچ ہیں اور حضرت صاحب کے سلسلہ کے متعلق جو باتیں ہیں وہ اب تمہاری نزدیک غیر ضروری ہیں۔ سبحان اللہ درستیٔ اعمال کی یہی علامات ہیں اور عمدگی عقائد کی یہی نشانیاں ہیں۔ تمہارے اِس قول کو تو نقل کر دینا ہی کافی ہے۔ یہ قول اپنا آپ ہی جواب ہے۔ کیا یُوْلَدُ لَہٗ والی حدیث تمہیں بھول گئی جو یہ کہتے ہو کہ حدیث میں کسی مصلح موعود کا ذکر نہیں؟ کیا تمہیں بھول گیا کہ حضرت اقدس نے اپنے اُس بیٹے کو اِس حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق لکھا ہے؟ پھر کیا قرآن میں کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ نہیں ہے۔ کیا (تمہارے نزدیک) جسوقت مصلح موعود آئیگا تو تم اُسکی معیت اختیار نہیں کرو گے؟ اور کیا حضرت صاحب کے الہامات اُسی خدا کا کلام نہیں جس کا کلام قرآن شریف ہے۔ پھر کیا اس کلام میں مصلح موعود کا درجہ اور مرتبہ صادقین جتنا بھی نہیں۔ کیا اس میں نہیں لکھا کہ مصلح موعود نور ہے جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہے گویا خدا آسمان سے نازل ہوا۔ کیا اس میں نہیں لکھا کہ قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ پس کیا (تمہارے نزدیک) جسوقت وہ آئے گا تو تم اُس سے برکت لینا نہیں چاہو گے اور یہ کہکر کہ چونکہ اس کا ذکر قرآن اور حدیث میں نہیں اُس سے مُنہ پھیر لو گے۔ اور پھر قرآن میں تو تمہارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نزدیک مسیح موعود کا ذکر بھی مجملاً ہی ہے نہ کہ مفصلاً - اور حضرت خلیفۃ اول کا ذکر بھی نہیں - پھر برسوں انکی غلامی کیوں کرتے رہے؟ دراصل بات یہ ہے کہ تم نے دل میں محسوس کر لیا ہے کہ حضرت خلیفۃ ثانی ہی مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق ہیں - اور یہ بھی جانتے ہو کہ رفتہ رفتہ لوگوں کو اس کا علم بھی ہو جائیگا - پس پہلے تو رسالۂ المصلح الموعود میں یہ کوشش کی کہ جہانتک ہو سکے حضرت خلیفۃ ثانی کا مصلح موعود ہونا ثابت نہ ہونے دیا جائے اور میاں مبارک احمد کو مصلح موعود بنا کر یا منزلی المبارک کو مصلح موعود بتا کر یا نو سال کی میعاد کو بشیر اول پر لگا کر اور اس کا آنا تین چار سو سال بعد ٹھہرا کر اور بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونیکی علامت کا ذکر ہی اڑا کر لوگوں کی توجہ کو ادھر سے پھیر دیا جائے - لیکن جب رسالہ نشان فضل نے اس کوشش کو کارگر نہ ہونے دیا اور معلوم کر لیا کہ آخر لوگوں کو یہ علم ہو جائیگا کہ حضرت خلیفۃ ثانی ہی مصلح موعود ہیں تو یہ راہ نکالی کہ مصلح موعود والی پیشگوئی کی اہمیت اور اسکی مصداق کی عظمت ہی کو لوگوں کے دل سے دور کیا جائے اور اسکو ایک غیر ضروری امر قرار دیا جائے جیسا کہ اس قول مندرجہ بالا سے ظاہر ہے تاکہ اگر لوگوں کو معلوم بھی ہو جائے کہ حضرت خلیفۃ ثانی ہی مصلح موعود ہیں تو لوگ اس کو ایک معمولی اور غیر ضروری بات سمجھکر ادھر توجہ نہ کریں - لیکن تمہاری ان تجویزوں سے کیا ہوتا ہے - کیا تم خدا کا مقابلہ کر سکتے ہو؟ خدا جس کو بڑا بنانا چاہتا ہے اُسے بڑا بنا کر ہی چھوڑیگا

الہام مسیح موعود

اور ضرور وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا - حاسد جلیں گے اور ناکام رہیں گے -

اور تمہارا یہ کہنا کہ ابھی یہ قبل از وقت ہے سو اگر تمام علامات کے پورا ہوتے ہوئے بھی وقت نہیں آیا تو پھر کب وقت آئیگا - اور تمہیں وقت اور قبل از وقت سے کیا کام تمہارے نزدیک تو مصلح موعود کا معاملہ ایک غیر ضروری امر ہے اور حضرت صاحب کے سلسلہ کی متعلق ایک بات ہے اور قرآن اور حدیث میں اس کا ذکر نہیں پس جبکہ تمہیں اسکی پروا نہیں تو تم اپنے عقائد اور اعمال کی فکر کرو تمہارے نزدیک اگر اس کا وقت آگیا تو کیا اور نہ آیا تو کیا -

(پیر) منظور محمد از قادیان دارالامان

مباحثۂ شملہ کا فیصلہ

خدا کے فضل سے وہ مباحثہ جو حکیم مرہم عیسیٰ صاحب ہیڈ مناظر غیر مبائعین نے شملہ پر مبائعین کے ساتھ مسائل متنازعہ فیہا میں کیا تھا اور ایک غیر احمدی وکیل صاحب کو ثالث فیصلہ قرار دیا تھا ثالث صاحب نے ہمارے حق میں صادر کیا - جس سے غیر مبائعین کی اسسٹنٹ مناظر عبدالحق صاحب

تختگاہ خلافت

ایوان خلافت

حضرت فضل عمر رضی خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بفضلہ تعالیٰ بہمہ نوع خیریت سے ہیں - ایک روزہ درس قرآن شریف مسجد اقصیٰ میں اور ایک روزہ مستورات میں کرتے ہیں -

خاندان رسالت

حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا مع دیگر صاحبزادیاں سلمہم الرحمن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب طرح بخیریت ہیں -

خلافت اولی

کے سب ممبر بعافیت و تندرست ہیں

انگریزی ترجمۃ القرآن

کے پہلے پارہ کے ربع اول کے پروف آگئے ہیں - پروف دیکھنے سے ہی آنکھوں کو سرور اور دل کو راحت ہوتی ہے - انشاء اللہ حضرت اولوالعزم کا عزم بالجزم کہ بغیر لینے کسی چندہ کے اپنی ذات سے یہ پارہ کثیر رقم صرف کر کے طبع کرایا ہے - اور ایسا خوشنما کہ جسکی عربی اس وقت تک کے انگریزی ترجمہ والے قرآنوں میں بے نظیر اور ہندوستان کے مطبوعہ قرآنوں میں سے بہتوں سے اعلیٰ ہے - حضور نے ہزارہا روپیہ بلاکوں کے بنوانے میں صرف کیا ہے - ورنہ ترجمہ وہ تو اس وقت تک چشم فلک نے بھی کسی جگہ نہیں دیکھا - شروع صفحہ میں اصل عربی ہے - اسکے نیچے انگریزی حرفوں میں اصل عبارت عربی کو لکھا ہے - تا جو عربی نہ پڑھ سکتے ہوں وہ انگریزی حروف میں آیات قرآنی پڑھ لیں - نیچے اس کے آیات کا انگریزی میں ترجمہ ہے - اسکے نیچے دو کالموں میں نوٹ تفسیری ہیں سب سے نیچے ریفرنس دیگر آیات کا دیا گیا ہے - جس سے معلوم ہو جائے کہ یہ مضمون فلاں فلاں آیت میں آیا ہے - ساتھ ہی ربط آیات بتایا ہے کہ اس آیات کا پچھلی اور اگلی آیات سے کیا تعلق ہے - غرض کہ اس سے بہتر ترجمہ آج روئے زمین پر دھونڈھنے سے نہیں ملسکتا - اللہ تعالیٰ اس مبارک کام میں حضور کا ناصر ہو - کامل امید ہے کہ جلسہ پر پارہ اول شایع ہو جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ

اردو ترجمۃ القرآن

کی طرف بھی حضور کی خاص توجہ ہے حضور کا منشا ہے کہ اس کا بھی پارہ اول جلسہ پر شایع ہو جائے اسلئے دو کاتب باہر سے منگوائے گئے ہیں - جو جلد تر لکھدیں - اور طبع کا انتظام لاہور میں کیا گیا ہے تاکہ جلسہ پر اردو ترجمہ کا پارہ اول بھی شایع ہو جائے یہ ترجمہ بھی اپنی آپ نظیر ہے - اعلیٰ کاغذ - عمدہ چھپائی اعلیٰ لکھائی - چکنا خوشنما کاغذ - پھر اس پر اولوالعزم ایدہ اللہ بنصرہ کی نگرانی شدہ ترجمہ نور علی نور ہے -

میر محمد اسحاق صاحب

مولوی فاضل مولوی فضل الدین صاحب مختار امیر پیلم کے پاس لاہور شرائط مباحثہ طے کرنیکے لئے تشریف لیگئے تھے - وہ ۱۴ دسمبر کو واپس تشریف لائے ہنوز اہل پیغام نے کوئی فیصلہ نہیں کیا - مفصل حالات ہم اگلے پرچہ میں شایع کر دینگے کہ ابتک کیا کارروائی ہوئی ہے - یہ تمام کارروائی تحریری ہے - ۱۲ - اخلاصہ مختصر عرض کر دیا جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

نکاح

۱۳ دسمبر کو بوقت ظہر شیخ عبدالخالق صاحب نومسلم کا نکاح میاں امام الدین صاحب ساکن سیکھواں کی دختر سے بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر حضور نے پڑھا - خطبہ سبق آموز تھا جو آئندہ شایع ہوگا

آمد مہمانان

میاں نذیر احمد صاحب خلف اکبر میاں معراج الدین عمر صاحب لاہور سے - ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب معاملہ و عیال سیتاپور سے سید بشارت احمد صاحب حیدر آباد دکن سے تشریف لائے - اور اپنے عیال بھی ساتھ لائے ؛

منارۃ المسیح

کی تیسری منزل سرعت کیساتھ طیار ہو چکی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ پر احباب منارہ کے تطارے سے نور حاصل کرینگے -

سلسلہ کی خبریں

ریاست پٹیالہ سے اخویم سید عابد حسین صاحب بی اے تحصیلدار کے ہاں خدا نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکی خوشی میں سید صاحب ممدوح نے ایک سو روپیہ کی رقم بحضور خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ پیشگی اور ایک سالہ تشحیذ اور ایک اخبار فاروق مولود مسعود کیطرف سے کسی غیر مبلغ بھائی کے نام جاری کرایا - احباب ایسی خوشی میں اس طرح ہمت کیا کریں تو تحریک دعا کا موجب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس مبارک مولود کو لمبی عمر عطا فرماوے اور خادم دین سچا مسلمان بنا سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پورا ممد ہو احباب بھی دعا کریں - آمین -

نعمت اللہ خانصاحب گوہر کو خدا نے فرزند عطا فرمایا جسکا نام حضور نے عبدالرحیم رکھا - اللہ تعالیٰ اس بچہ کو نیک سعید خادم اسلام اور دیرعمر کرے - آمین -

درخواست دعا - چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی جو سیال کوٹ کی جماعت میں ایک جوشیلے اور مخلص احمدی ہیں - کچھ عرصہ سے اپنی اہلیہ صاحبہ کی علالت سے پریشان ہیں - ہمارے بھائی اور بھائی جنکو احمدی بھائیوں کی تکلیف سے تکلیف اور راحت سے راحت ہوتی ہے وہ خدا کے لئے ضرور چوہدری صاحب کی بیوی سلمہا اللہ کیلئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت بخشے - آمین -

میاں سراج الدین صاحب منبر یانوی درخواست کرتے ہیں کہ وہ آجکل ایک ابتلا میں ہیں - احباب انکی ابتلا سے نجات کیلئے دعا کریں -

اشاعت اسلام کالج لاہور جسکے پرنسپل مولوی محمد علی صاحب تھے تمام طلباء کو جو تبلیغ اسلام کیلئے تیار ہوئے ہیں تاریخ التعطیل کر کے عدم آباد کو سدھار گئے - مبلغین اپنے گھروں کو سدھار چکے ہیں -

نوٹ: اخبار فاروق کے خریدار صاحبان کی خدمت میں عرض ہے کہ اخبار کے خریدار بننے کے بعد اگر کسی وجہ سے خریدار نہ رہنا چاہیں تو اطلاع دینا ضروری ہے ورنہ اخبار کی قیمت وصول کی جائیگی

اخبارات عالم

صوبجات متحدہ میں پنچایتوں کی تجویز

صوبجات متحدہ کے خاص خاص دیہات میں پنچائتیں قایم کرنے اور انہیں مخصوص اختیارات تفویض کرنے کا مسئلہ جو کئی سال سے وہاں کی گورنمنٹ کے زیر غور چلا آتا ہے۔ اب ایک نئے مرحلہ پر پہونچ گیا ہے۔ حال میں ایک کمیٹی قایم کیگئی ہے جس میں مسٹر ای۔ اے فیلپس آئی سی ایس اور شیخ محمد حسین ڈپٹی کمشنر شامل ہیں۔ اور وہ تمام صوبہ کا دورہ کر کے مصالح جمع کرینگے اور وضع قانون کے لئے تجاویز پیش کرینگے۔ توقع کی جاتی ہے کہ یہ کمیٹی ایسے اصحاب کے تجربہ سے فایدہ اٹھا سکے گی جنہوں نے اس مسئلہ کا خاص طور پر مطالبہ کیا ہے۔

بارش کی رپورٹ گذشتہ ہفتہ کی بارش کی رپورٹوں سے پایا جاتا ہے کہ جزائر خلیج بنگال اور برہما میں معمول سے بہت زیادہ بارش ہوئی۔ باقی تمام ہندوستان میں صرف مدراس کے جنوب مشرق میں کسی قدر بارش ہوئی جو معمول سے بہت کم تھی مگر چھوٹے ناگپور کے ڈویژنوں۔ بہار، صوبجات متحدہ کے مشرقی اور پنجاب کے قریب مغربی اضلاع جس پر سرحدی پنجاب سندھ مغربی راجپوتانہ۔ گجرات۔ کاٹھیاوار۔ وسط ہند مغربی برار ممالک متوسط کونکن اور جنوبی حیدرآباد میں خال کے اس حصہ میں کسی قسم کی بارش نہیں ہوئی۔

عازمان افریقہ مطلع رہیں۔ مماسہ ایسٹ افریقہ جانیوالوں کو یاد رہے کہ اب ہماری گورنمنٹ نے ایک نیا قاعدہ نکالا ہے جس کے رو سے ہر ایک مسافر کو تقریباً ایک ہفتہ روانگی جہاز سے پہلے پاسپورٹ کیواسطے گورنمنٹ سکرٹری بمبئی کے دفتر میں درخواست دینی چاہیئے۔ اور خود ذاتی طور سے دینی چاہیئے۔ جسکی تصدیق پیشتر دفتر مذکور میں گذران کے کیلئے پولیس کمشنر یا مجسٹریٹ یا جے۔ آفس سے کرانی چاہیئے۔ ورنہ پہلے کیطرح وقت پر ناکامی ہوگی۔ اور ہفتوں دوسرے جہاز کی انتظاری میں بیٹھ کر زیر ملہ ہونا پڑے گا۔ زیادہ حالات دریافت کرنے ہوں تو جی میادان اینڈ سری رام جنرل کمیشن ایجنٹ اینڈ بنجر پروکس بمبئی سے دریافت کریں۔

پونا میں نقب زن گروہ کی گرفتاری۔ ۲۱ مرد زن کا یہ گروہ عرصہ دیر سے ضلع پونا میں باقاعدہ نقب زنی کی کارروائی میں مصروف تھا۔ بالآخر ضلع پونا کی پولیس نے بسرکردگی انسپکٹر پولیس سردار جی دلوک جی ان کا پتہ چلایا۔ اور گرفتار کر کے عدالت میں انکا چالان کیا

خان بہادر واور پبلک پراسیکیوٹر نے ۱۵۔ گواہ پیش کر کے یہ امر ثابت کو پہونچایا کہ یہ لوگ پھیری والوں کے بھیس میں سودا بیچنے کا بہانہ کر کے برہمنوں کے مکانات میں گھس جاتے تھے اور اس بات کی تاڑ رکھتے تھے کہ کس گھر میں کون کون عورتیں قیمتی زیور پہنتی ہیں۔ پھر رات کو نقب لگا کر سوتے میں ان عورتوں کے زیور اتار لیا کرتے۔ اور شہر میں آکر بعض دوکانداروں کے پاس بیچ جایا کرتے تھے۔

آغا فرخ شاہ کا قتل۔ ذیل کی سرکاری اطلاع بنام اخبارات شایع کیگئی ہے کہ

کرمان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہز ہائینس آغا خان کے عم زاد بھائی آغا فرخ شاہ کو کسی ایرانی نے جرمن ایجنٹوں کے ایماء سے قتل کر ڈالا۔ آغا فرخ شاہ ایران میں اپنے مریدوں کے لئے بہلنے کی خاطر پرائیویٹ طور پر سیاحت کر رہے تھے۔

ایرانی گورنمنٹ موجودہ صورت حالات میں کمزور ہے۔ مگر برٹش اقتدار بہت جلد ایسی مشکلات اور بدامنی کے حالات پر غالب آئیگا۔

بانرتیب پسپائی (پیرس ۱۱ دسمبر) مشرقی فوج کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ جب یہ معلوم ہوگیا کہ سردی افواج کے سمینہ کے ساتھ پیوستگی قایم کرنا مشکل ہے تو فیصلہ کیا گیا کہ دریائے سرنا پر اور کریوولاک کی سمت میں فرانسیسیوں کے مقدم مورچوں کو خالی کر دیا جائے۔ چنانچہ ماجاری حملوں کے باوجود اور عظیم مشکل کے بغیر ہم پیچھے ہٹتے آئے اور یہ دو اور جرمن کو شدید حملوں کے بعد جس میں بلغاریوں کو شدید نقصان ہوا تھا پسپا کر دیا گیا۔ ہم دریائے بوجیما پر برطانوی سپاہ کے ساتھ مورچہ زن ہو گئے

جنوا میں آتشزدگی (لنڈن ۱۰ دسمبر) ڈیلی کرانیکل کا ٹورن (اٹلی) کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ جنوا کی بندرگاہ میں ایک پراسرار آتشزدگی سے معدنی تیل چربی اون چنہ سوڈا اور لکڑی کی عظیم مقدار تباہ ہوگئی۔

مزید اطلاع

بعض احباب جلسے کے ایام میں اپنے لئے اور اپنے اہل وعیال کے لئے علیحدہ مکان کی فرمایش کرتے ہیں۔ تمام ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ مکانوں کی قلت کی وجہ سے ایسا انتظام کرنا مشکل ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول کے گھروں میں مستورات کے لئے کافی انتظام رہائش کیا گیا ہے۔ اور مردوں کی رہائش کے لئے حسب دستور سابق شہر کے اندر اور باہر مکانات کا انتظام کیا جا رہا ہے

والسلام

حاکسار عبدالعزیز ناظم مکانات جلسہ قادیان دارالامان

ایک اثنا عشری کے سوالات کا جواب

(حضرت فضل عمرؓ سے)

ایک اثنا عشری نے خلفاء راشدین اور صحابہ کے باہمی تعلقات و تنازعات اور پھر اسی کے مقابل حضرت مسیح موعود کے خلفاء اور اصحاب کے بارے میں سوالات کئے تھے۔ جس کے جواب حضرت فضل عمرؓ نے دیئے ہیں۔ اور ان میں نبوت بروزی کی تعریف۔ مسیح موعود کا درجہ۔ ان کی خلافت سے کیا مراد ہے۔ اور انکار کا کیا نتیجہ ہے۔ غیر مبائعین کو ہم کیا سمجھتے ہیں تمام متنازعہ فیہ امور پر مکمل بحث ہے۔ جو احباب تشحیذ کے خریدار نہیں وہ دسمبر کا تشحیذ ۱۲ کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں اور رعایتی فہرست کتب سے فایدہ اٹھائیں۔

المشتہر نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان دارالامان

کشتہ جریان

غربا کی درخواست منظور کیجائے تین روپیہ کے اڑھائی روپیہ۔ جریان۔ دردکمر کثرت احتلام۔ ان تمام امراض میں یہ کشتہ اکسیر ثابت ہوا ہے۔ یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردوں کیطرح بلکہ زندہ درگور کر دیتی ہے۔ اور اس سے بہت سی بیماریاں مثلاً مالیخولیا۔ نسیان۔ کمی خون۔ دل کا دھڑکنا ضعف دماغ۔ بینائی کا کم ہونا۔ بیخوابی۔ خوف۔ نامردی وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا ہے محض خدا تعالےٰ کے فضل سے چوبیس روز کے استعمال سے بالکل شفا پا گئے۔ بعد تجربہ کے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ پبلک فایدہ اٹھائے۔ قیمت چوبیس روز کے لئے بعہ بدرقہ عا محصول ڈاک بذمہ خریدار

اس دوا کو منگا کر آزماؤ۔

المشتہر نظام جان عبدالرحمن کاغانی قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بااہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں میرداسم علی پروپرائٹر و پبلشر کیلئے چھپکر شایع ہوا۔